ہفت روزہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

انٹرنیشنل

جلد ۵
شمارہ ۱۸

من الظلمت الی النور

ایک ہندو نوجوان کے قبول اسلام کی ایمان افروز داستان

(تازہ واقعہ)

مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

قادیانیوں کا
تیس ہزار روپے کا انعامی
چیلنج منظور ہے

شیعہ سُنّی فسادات
تخریب کار کون ہے؟

۵۳ء کی تحریکِ ختمِ نبوت
ایک دل ہلا دینے والا واقعہ

خالص اور سفید — صاف وشفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

پتہ

حبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ

کراچی

آج کے دور میں — ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

ھم

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ — چلنے میں دیرپا

ایک بار آزمائیے

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۳۹

S-I-T-E

ختم نبوۃ

ہفت روزہ کراچی

جلد نمبر ۵ | ۴ تا ۱۰ صفر المظفر ۱۴۰۷ھ مطابق ۱۰ تا ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۶ء | شمارہ نمبر ۱۸

سرپرستان ختم نبوت

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔ پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــــ برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــ بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــ جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــ برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ــــ کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ــــ عبدالروٴف

گوجرانوالہ ــــ حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ ــــ ایم عبدالرحیم شکرگڑھ

مری ــــ قاری محمد اسد اللہ عباسی

بہاول پور ــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی

جھکڑ/کلورکوٹ ــــ حافظ غلام مصطفٰے قاسمی

ربوہ ــــ شبیر احمد عثمانی

راولپنڈی ــــ عبدالخالق علوی

پشاور ــــ مولانا نور الحق نور

لاہور ــــ طاہر رزاق

مانسہرہ ــــ سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد ــــ مولوی فقیر محمد

لیہ ــــ حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسمٰعیل خان ــــ محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان ــــ فیاض حسن سجاد۔ نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ/ننکانہ ــــ محمد متین خالد

ملتان ــــ عطاء الرحمان

سرگودہا ــــ حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد سندھ ــــ نذیر احمد بلوچ

گجرات ــــ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی

امریکہ ــــ

دوبئی ــــ قاری محمد اسماعیل

ابوظہبی ــــ قاری وصیف الرحمٰن

لائبیریا ــــ ہدایت اللہ

بارباڈوس ــــ اسماعیل قاضی

کینیڈا ــــ آفتاب احمد،

ٹرینیڈاڈ ــــ اسماعیل ناخدا

برطانیہ ــــ محمد اقبال،

اسپین ــــ راجہ حبیب الرحمان

ڈنمارک ــــ محمد ادریس

ناروے ــــ غلام رسول

افریقہ ــــ محمد زبیر افریقی

ماریشش ــــ محمد اخلاص احمد

ری یونین فرانس ــــ عبدالرشید بزرگ

بنگلہ دیش ــــ محی الدین خان

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہٗ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون: ۷۱۱۶۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے ــــ ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے ــــ فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز ــــ ۴۲۵ روپے
افریقہ ــــ ۳۷۵ روپے
یورپ ــــ ۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا ــــ ۳۷۵ روپے
جاپان۔ملائشیا ــــ ۳۷۵ روپے
سنگاپور ــــ ۳۷۵ روپے
چائنا ــــ ۳۷۵ روپے
فی جی۔نیوزی لینڈ ــــ ۳۷۵ روپے
آسٹریلیا ــــ روپے
خلیجی ممالک ــــ روپے

کلمہ طیبہ کی توہین کرنے پر مردان کے غیر مسلم قادیانیوں کو سزا

فیصلہ کے بعد جلوس نکالا گیا اور مٹھائیاں تقسیم کی گئیں

پشاور (نمائندہ ختم نبوت) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مردان جناب شاہ حسین خان آفریدی کی عدالت میں جناب حافظ حسین احمد مہتمم مدرسہ تحفیظ القرآن کی طرف سے جاوید اور تنبیر غیر مسلم مرزائیوں کے خلاف کلمہ طیبہ کی توہین کے سلسلہ میں دائر کردہ مقدمہ کی چودہ ماہ تک سماعت کے بعد ہر دو ملزموں کو جرم ثابت ہونے پر زیر دفعہ ۲۹۵/A اور ۲۹۸/C پانچ، پانچ سال قید اور پچیس پچیس ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا سنا دی گئی۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں ملزموں کو مزید اکیس اکیس ماہ قید کاٹنا پڑے گی۔ اس مقدمہ میں مرزائیوں کی طرف سے حسام الدین، وحید الدین حیدر، عبدالباسط اور مجیب الرحمٰن مرزائی وکلا نے پیروی کی۔ استغاثہ کی طرف سے خالد محمود ایڈوکیٹ کی قیادت میں محمد اقبال خان، محمد سردار خان اور حبیب الرحمٰن خان ایڈوکیٹس بعد رفقا پیش ہوتے رہے۔

فیصلہ سننے کے لیے علماء کرام کی قیادت میں مردان کے غیور مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد موجود تھی۔ جیسے ہی عدالت کے معزز رکن شاہ حسین خان آفریدی نے فیصلے کا اعلان کیا، احاطہ ضلع کچہری کی فضاء نعرۂ تکبیر اور ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ غازی محمد یونس، مولانا نور الحق نور، مولانا حافظ حسین احمد اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوجوانان مردان کی قیادت میں ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا۔ جو مردان کے مین بازار سے ہوتا ہوا بگٹ بازار پہنچ کر ختم ہوا۔ راستہ میں مختلف مقامات پر قائدین جلوس نے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کی بنیاد ہے۔ جس قدر یہ عقیدہ پختہ ہوگا۔ اسی قدر پاکستان کو استحکام نصیب ہوگا۔ مقررین نے مرزائیوں کو مشورہ دیا کہ وہ دیگر غیر مسلم اقلیتوں کی طرح پاکستان کے آئین اور قانون کی پابندی کریں۔

مسلم وکلاء اور انتظامیہ کے حق میں تمام راستے مسلمان پُرجوش نعرے لگاتے رہے۔ مرزائی غیر مسلموں کی سزا کی خوشی میں تمام دن مسلمان ایک دوسرے کو مبارک باد دینے کے علاوہ مٹھائیاں بھی تقسیم کرتے رہے۔

متنازعہ مقالہ لکھنے کے باعث

پروفیسر سلیمان اظہر کو ملازمت سے برطرف کر دیا گیا

بہاولپور، چانسلر کمیٹی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے متفقہ طور پر پروفیسر سلیمان اظہر کو ان کے پی ایچ ڈی کے لیے لکھے متنازعہ مقالہ کی وجہ سے ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ کمیٹی نے حکومت سے سفارش بھی کی مقالہ پر ریسرچ اور درس و تدریس کے لیے پابندی عائد کر دی جائے۔

پروفیسر سلیمان اظہر کی برطرفی پر مسرت کا اظہار

ملتان (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں علماء کا نمائندہ اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منعقد ہوا۔ جس میں حکومت اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے وائس چانسلر ملک ڈاکٹر جناب ذوالفقار قابل مبارکباد ہیں کہ ان کی طرف سے اقدام ہاتھ ہوتے "ڈاکٹر ظہور احمد اظہر" دیگر محکمہ تعلیم کے با اختیار افراد اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے اراکین کی کوششوں کو سراہا گیا اور متعلقہ افراد کو خراج تحسین پیش کیا۔ جنہوں نے پروفیسر سلیمان اظہر استاد اسلامیات اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے رسوائے عالم مقالہ کے خلاف کیں۔ مذکورہ پروفیسر نے اپنے پی۔ ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے جو تحقیقی مقالہ لکھا۔ اس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ الفاظ لکھے، اسلام اور پیغمبر اسلام کے متعلق جو ہذیان کی اس پر پورے بہاولپور کے مسلمان سراپا احتجاج بن گئے۔ بالآخر ان کی کوششیں رنگ لائیں اور وہ رسوائے زمانہ "مقالہ" مختلف مراحل سے گذر کر اپنے انجام کو پہنچا تا آنکہ متعلقہ کمیٹی نے اپنے فیصلہ میں اسے رد کر کے متعلقہ پروفیسر کو معزول کرنے کی سفارش کی، اور چانسلر کمیٹی نے بھی اس پر صاد کیا۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ "مقالہ" کے ضمن میں چانسلر کمیٹی کی سفارش پر فوری عمل درآمد کیا جائے۔ اور محض اسے معزول ہی نہ کیا جائے۔ بلکہ اس گستاخ کو توہین رسالت کے جرم میں سخت ترین سزا دی جائے۔

گوجرانوالہ میں قادیانی خاندانوں کا قبول اسلام

گوجرانوالہ (نمائندہ ختم نبوت) ہاشمی کالونی کنگنی والا کے قادیانی کنبے نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ اور سید الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی آخر الزمان تسلیم کرتے ہوئے ان کے بعد ہر دعی نبوت کو جھوٹا اور کذاب قرار دیا ہے انہوں نے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا ابو الراشدی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ مسلمان ہونے والوں میں محمود احمد، ان کی زوجہ حمیدہ بیگم، صاحبزادی نسرین کوثر اور صاحبزادگان ناصر محمود، محمد نعیم، محمد مقصود احمد اور ظہور احمد شامل ہیں۔

دریں اثناء آفتاب مل اسٹور بازار خراد ان کے مالک اور زعیم فروغ ملت گوجرانوالہ کے صدر آفتاب احمد شیخ نے مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے مبلغ حافظ محمد ثاقب سے ایک ملاقات میں اپنے قادیانی ہونے کی تردید کی ہے۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر دعی نبوت کو جھوٹا، کذاب اور باطل قرار دیا ہے۔ اس موقع پر مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے راہنما چوہدری غلام نبی، حافظ محمد ثاقب، احمد حسین زید، محمد جمیل اور سید مہتاب شاہ بھی موجود تھے۔ علاوہ ازیں موضع سجادال میں بھی ایک قادیانی خاندان نے قادیانیت سے تائب ہو کر حافظ عبدالرحمٰن کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا ہے۔ ان میں محمد الطاف، محمد اشفاق، محمد اسحاق، حمیدہ بی بی، شہناز کوثر اور عصمت اللہ شامل ہیں۔

مولوی فقیر محمد کی عرضداشت

پر صدر ضیاء الحق نے قادیانی بجٹ کا جائزہ لینے کیلئے ہدایات جاری کر دیں

فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے انجمن احمدیہ ربوہ، تحریک جدید، وقف جدید کا سالانہ کا ۴۴ کروڑ روپے بجٹ کا جائزہ لینے کے لیے چیئرمین سینٹرل بورڈ آف ریونیو اسلام آباد کو ہدایت کی ہے۔ اس امر کی اطلاع پریذیڈنٹ سیکرٹریٹ پبلک افیئر صدر اسلام آباد کے کرنل احمد جہانزیب نے ایک یادداشت کے ذریعہ سیکرٹری اطلاعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد مولوی فقیر محمد کو دی ہے۔ جنہوں نے کچھ عرصہ قبل ایک عرضداشت کے ذریعہ صدر مملکت سے استدعا کی تھی کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت قادیانی جماعت کی ہر قسم کی تبلیغ و تشہیر پر پابندی کے پیش نظر انجمن احمدیہ ربوہ کا ۸۴-۱۹۸۹ کا بجٹ ۳ کروڑ ۲۵ لاکھ ۷۴ ہزار ۷۱۴ روپے ۸ تحریک جدید ۸ کروڑ ۸۱۰ لاکھ اور وقف جدید ۲۵ لاکھ روپے کا فوری نوٹس لیا جائے۔ قادیانیوں کی دہشت گردی اور تخریبی کارروائیوں کی مؤثر روک تھام کی جائے۔ انجمن احمدیہ ربوہ کو خلاف قانون قرار دیکر اس کے تمام اثاثے اور فنڈ ضبط کر لیے جائیں۔ بہائیوں کو ایران سے نکالنے کی طرح قادیانیوں کو بھی ملک بدر کیا جائے۔ انجمن نے کی قادیانیوں کی سندھ کی زمینوں کی آمدنی کی بھی پڑتال کی جائے۔ اور ربوہ کی ۱۰۳۴ ایکڑ اراضی فروخت کرنے کا بھی حساب لیا جائے۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ جماعت کا بجٹ بھی دیکھا جائے۔ اور خفیہ فنڈ کی بھی جانچ پڑتال کی جائے۔

اگر مولانا اسلم قریشی کیس کو حل نہ کیا گیا تو اسلام آباد میں احتجاجی مظاہرہ کریں گے محمد صہیب اسلم

سیالکوٹ: مولانا محمد اسلم قریشی مجاہد ختم نبوت کے بیٹے محمد صہیب اسلم نے ایک بیان میں کہا ہے کہ میرے والد جناب محمد اسلم قریشی کو اغواء ہوئے پونے چار سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ مگر آج تک انہیں بازیاب نہیں کیا گیا۔ وزیر اعظم پاکستان محمد خان جونیجو نے ۱۷ فروری ۸۵ء کو مولانا اسلم قریشی کے موقعہ پر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ساتھ مذاکرات کئے۔ اور مجلس عمل کے مطالبہ مجاہد ختم نبوت جناب اسلم قریشی کو فی الفور بازیاب کیا جائے۔ اور ان کے سفاک مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے۔ تاکہ انصاف کے تقاضے پورے ہوں۔ مجلس عمل کے نمائندوں کو یقین دلایا کہ مولانا اسلم قریشی کے اغواء کیس کو چار ماہ کے اندر حل کر دیا جائے گا کہ مولانا اسلم قریشی زندہ ہیں تو کہاں ہیں۔ اگر شہید کر دیئے گئے ہیں تو قاتل کون ہیں۔ لیکن سات ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ مگر وزیر اعظم پاکستان یہ وعدہ پورا کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اور ان کی بنائی تفتیشی ٹیم کسی نتیجہ پر نہیں پہنچی۔ تفتیشی ٹیم کا دائرہ صرف اخبارات کی چند خبروں تک محدود ہے۔ کیونکہ تفتیشی ٹیم نے آج تک کسی قادیانی کو گرفتار کر کے شامل تفتیش نہیں کیا ہے اور نہ ہی میرے والد کے اغواء کیس کے اصل مجرم مرزا طاہر احمد کو گرفتار کر کے شامل تفتیش کیا ہے۔ حکمران میرے والد کے اغواء کیس کے حقائق کو چھپا کر کیس کو دبانا چاہتے ہیں۔ ایسی ہونے والی ہر کوشش ناکام بنا دوں گا۔ میں حکمرانوں سے اپنے والد کے خون کے ایک ایک قطرے کا حساب لوں گا۔ اس ملک میں حکمران دن رات یہ صدا لگاتے ہیں کہ ہر شخص کے ساتھ انصاف کیا جائے گا۔ لیکن بے کس و بے سہارا پونے چار سال سے ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں۔ انصاف کی صدا لگانے والے وقت کے حکمران ایوانوں میں بے خبر پڑے ہیں۔ انصاف ہمارا حق ہے۔ ہمیں انصاف سے محروم کرنے والوں کو اقتدار سے محروم ہونا پڑے گا۔ اگر میرے والد جناب اسلم قریشی کے اغواء کیس کے مجرموں کو گرفتار کر کے انہیں عبرتناک سزا نہ دی گئی اور کیس کو مکمل طور پر یکم اکتوبر تک حل نہ کیا گیا تو یکم اکتوبر کے بعد جناب اسلم قریشی کی بوڑھی والدہ، معصوم بیٹیاں اور بیٹا اپنے والد کی بازیابی کیلئے پرائم منسٹر ہاؤس، پریذیڈنٹ ہاؤس، چیف منسٹر ہاؤس کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کریں گے۔ ماں اپنے بیٹے کی، بیٹیاں اور بیٹا اپنے والد کی بازیابی کے لیے آواز بلند کریں گے۔

کتاب "احباب رسول" فوراً ضبط کی جائے

دریا خان سے شائع ہونے والی کتاب "احباب رسول" جس کا مصنف حسین بخش جاڑا ہے کو فی الفور ضبط کیا جائے اور مصنف کو گرفتار کیا جائے۔ اس کتاب میں نبی آخر الزمان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی گئی ہے اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر نہایت ہی غلیظ الزامات عاید کئے گئے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار خطیب پاکستان وکیل صحابہ، شمشیر بے نیام مولانا حق نواز صاحب آف جھنگ نے شہادت عثمانؓ کانفرنس میں خطاب کے دوران کیا۔ یہ کانفرنس سنی مکاتب فکر کی متحدہ مجلس عمل دریا خان کے زیر اہتمام منعقد ہوئی۔ کتاب کی ضبطی کے لئے دریا خان بھکر میں تحریک شروع ہے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل اسی مصنف کی رسوائے زمانہ کتاب "مناظرہ بغداد" ضبط ہو چکی ہے اور مصنف کو سزا ہو چکی ہے۔ یہ مصنف نہایت ہی حیاسوز ذہنیت کا مالک ہے شہریان دریا خان انجمن سپاہ صحابہ دریا خان سنی متحدہ مجلس عمل اور تمام مساجد کی طرف سے متفقہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور شان صحابہؓ کی توہین کرنے والے مصنف کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔

عالمی مجلس پوری دنیا میں کامیاب تعاقب کر رہی ہے

حج بیت اللہ سے واپسی پر مولانا قاری اسد اللہ عباسی کا خطاب

تحصیل مری کے امیر اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی سنٹرل باڈی کے رکن مجاہد ختم نبوت قاری محمد اسد اللہ عباسی، فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد جب اسلام آباد ایئر پورٹ پر اُترے تو مجلس کے کارکنوں، راہنماؤں اور علماء کرام اور اُن کے احباب نے اُن کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی نے مری کی مرکزی جامع مسجد خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم میں عظیم الشان اجتماع سے اپنا پہلا ایمان افروز خطاب کیا۔ انہوں نے قادیانیت کی مسلمانانِ عالم کے خلاف زیرِ زمین سازشوں کا پردہ چاک کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانیت عالم اسلام کی دشمن ہے۔ اور یہود و ہنود و استعماری طاقتوں کے اشارے پر اُمتِ مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی ناپاک کوشش میں مصروف ہے۔

انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں قادیانی لابی کا کامیاب تعاقب کر رہی ہے۔ اس ضمن میں قاری صاحب نے لندن کانفرنس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا قادیانی جماعت کا سربراہ جو لندن میں بیٹھ یہودی ایجنٹ کا کردار ادا کر رہا ہے۔ اس کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کے لیے لندن ختم نبوت کانفرنس ایک سنگ میل ثابت ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ مجلس کا عالمی تبلیغی وفد یورپ کے مختلف ممالک کا دورہ کر رہا ہے۔ لیکن افسوس کی بات ہے حکومت پاکستان ملک دشمن دریغے دشمن اس گروہ کی سازشوں سے واقفیت کے باوجود کوئی موثر قدم نہیں اُٹھا رہی۔ قاری محمد اسد اللہ عباسی نے بیرون ملک قائم پاکستان کے سفارتخانوں کے طرزِ عمل پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ سفارتی عملہ اپنے فرائض سے مجرمانہ غفلت برت رہا ہے جس کی وجہ سے متعدد ممالک میں قادیانیوں کو مسلمان سمجھا جا رہا ہے۔ اور سادہ لوح مسلمان قادیانیت کے نرغے میں پھنس جاتے ہیں۔ قاری محمد اسد اللہ عباسی نے صدر پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ بیرون ملک کے تمام پاکستانی سفراء کی کانفرنس طلب کریں۔ اور ان کو ہدایت کریں کہ وہ ان ممالک میں قادیانیت کے خلاف آواز بلند کریں اور عالمی مجلس کے ساتھ یہ سفارتخانے پورا پورا تعاون کریں۔

مری (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا عبد المجید رانا کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے سرگرم رکن اور جامع مسجد سفینۂ محمدی ننکانہ کے خطیب جناب حضرت مولانا عبد المجید رانا صاحب کے جواں سال بھانجے جناب سلیم احمد رانا حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے جنازے میں شہر بھر کے معززین نے شرکت کی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے سرپرست چوہدری عبد الحمید رحمانی اور دیگر اراکین نے مولانا عبد المجید رانا سے تعزیت کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

ننکانہ صاحب میں غازی علم الدین شہیدؒ کی سالانہ برسی

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منائی جائیگی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام پروانۂ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم، جناب غازی علم الدین شہیدؒ کی سالانہ برسی مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۶ء بروز جمعۃ المبارک صبح ۸ بجے بمقام جامع مسجد نور ریلوے روڈ میں نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منائی جائے گی۔

پروگرام کے آغاز میں قرآن خوانی ہوگی۔ مجلس ہذا کے سرپرست جناب چوہدری عبد الحمید رحمانی اور جامع مسجد نور کے خطیب مولانا محمد عاشق رضوی صاحب، جناب غازی علم الدین شہیدؒ کی شہادت کے بارے میں ایمان پرور خطاب فرمائیں گے آخر میں تبرک تقسیم ہوگا۔ تمام عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرکت پُرزور درخواست کی جاتی ہے۔

قادیانیوں کے موٹر سائیکل سے

کلمہ طیبہ کا بیج اتارا گیا

ٹنڈو غلام علی (رپورٹ محمد شریف سعقو) قادیانیوں نے اپنی موٹر سائیکل یاماہا نمبر ۲۳۴ پر کلمہ طیبہ کا بیج (اسٹیکر) سجا کے رکھا تھا۔ گزشتہ دنوں امیر دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو غلام علی اور دیگر مجاہدین ختم نبوت نے پولیس کے اے۔ ایس۔ آئی۔ 1.S.A قربان علی لاکھو کو بتایا کہ قادیانی کلمہ طیبہ کا بیج نہیں لگا سکتے اس لئے آپ ان سے کہیں کہ کلمہ طیبہ کا بیج اپنی موٹر سائیکل سے اتار دیں۔ ورنہ مسلمانان عاشق رسولؐ، ختم نبوت کے جیالوں کے جذبات مجروح ہو جائیں گے۔ جو کچھ نقصان ہوگا۔ اس کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔ اسی وقت اے۔ ایس۔ آئی اور جمعدار نے جا کر قادیانیوں کی موٹر سائیکل سے کلمہ طیبہ کا بیج اتارا۔

مردان کے مسلمانوں کو ہدیہ تبریک

ننکانہ صاحب (نمائندہ خصوصی) مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک اجلاس میں مردان کے غیور اور مجاہدین ختم نبوت کو تمام مسلمانوں کی طرف سے ہدیہ تبریک پیش کیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے محمد اکرم ناز نے کہا کہ قادیانیوں کی مردان میں غنڈہ گردی کے جواب میں مسلمانوں نے جو قدم اٹھایا ہے، ہم دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی تمام عبادت گاہیں مسجد ضرار ہیں، اور حکومت کو چاہیے کہ وہ ان مرتدوں کی عبادت گاہوں کو مسمار کرے۔ یہ عبادت گاہیں نہیں ہیں۔ بلکہ شیطان گاہیں ہیں جہاں بیٹھ کر قادیانی ملک اور اسلام کے خلاف سازشیں کرتے ہیں۔ آخر میں جناب ظفر عباس ملک صاحب کی دعا سے اجلاس کا اختتام ہوا۔

مسلمانوں کو طریقہ آتا ہے

گذشتہ دنوں سرگودھا ختم نبوت کے کارکنوں کا اجلاس ہوا جس میں قادیانیوں کے بارے میں نئی صورتحال پر غور کیا گیا اس اجلاس میں جہانگیر ایڈووکیٹ کی بار بار قانون شکنی پر انتظامیہ اور حکومت پنجاب کو خبردار کیا گیا کہ وہ اس بے لگام قادیانی کو قانون شکنی سے روکا جائے بصورت دیگر سرگودھا کے غیور و خوددار مسلمانوں کو طریقہ آتا ہے اگر حکومت نے اقدام نہ کیا تو اس کی ذمہ داری مقامی انتظامیہ پر عائد ہو گی۔

سکھر میں عالمی مجلس کے وفد کی وزیراعظم سے ملاقات

سکھر (نمائندہ ختم نبوت) وزیراعظم پاکستان محمد خان جونیجو جمعۃ المبارک کو گذشتہ دنوں سکھر آئے تو مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے وفد نے سرکٹ ہاؤس میں وزیراعظم سے ملاقات کی۔ وفد کی قیادت محترم آغا سید محمد صاحب

باقی صفحہ ۱۳ پر

ایڈمنٹن کینیڈا میں

عظیم الشان ختم نبوۃ کانفرنس

مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا اللہ وسایا، عبدالرحمٰن یعقوب باوا کی تقریر

ایڈمنٹن کینیڈا میں اسلامک سنٹر میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اردن کے نائب وزیر اوقاف ڈاکٹر محمود شہور نے کہا قادیانی فتنہ عالم اسلام کے لیے ایک ناسور ہے۔ اور اسلام دشمنی عالمی استعماری طاقتوں کے ایجنٹ کی حیثیت سے دنیا بھر میں سرگرم عمل ہیں۔ انہوں نے کینیڈا کی حکومت سے کہا کہ قادیانی چونکہ اسلام سے کوئی تعلق نہیں رکھتے اس لئے قادیانی گروہ کو اسلام کی نمائندہ حیثیت سے تسلیم نہ کیا جائے۔ کینیڈا کے مسلمانوں کو اس سلسلے میں کوشش کرنی چاہیے۔ خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی اور مولانا اللہ وسایا نے اپنے خطاب میں قادیانیوں کے کفریہ عقائد پر بحث کی اور مسلمانان کینیڈا کو یہ بھی بتایا کہ قادیانی، پاکستان کو بدنام کرنے کیلئے کینیڈا کے اخباروں میں پاکستان کے خلاف زہر اگل رہے ہیں۔ انہوں نے حکومت کینیڈا سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کے غلط پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر ان کو سیاسی پناہ دینے کے بجائے پاکستان میں اپنا وفد بھیج کر حقائق معلوم کرنا چاہیے کہ قادیانی کس طرح پاکستان میں ظلم و تشدد کا پرچار کر رہے ہیں اور یہ کہ باہر کی دنیا میں اپنا مظلوم ہونا ثابت کر رہے ہیں۔ ان کا اپنے آپ کو مظلوم ثابت کرنا کینیڈا کی حکومت کو دھوکہ دیکر امیگریشن حاصل کرنا ہے۔ انہوں نے مغربی جرمنی کی حکومت کو پہلے اسی طرح دھوکہ میں رکھا ہوا تھا۔ اب وہاں پر حقیقت واضح ہو جانے کے باعث ان کو مغربی جرمنی سے نکالا جا رہا ہے۔ قادیانی جماعت کو جسے عالم اسلام نے مسلمانوں سے الگ ایک جماعت قرار دیا ہے۔ وہ مغربی دنیا میں پروپیگنڈا کر کے مسلمانوں کے حقوق کو پامال کر رہے ہیں۔ ان کو اسلام کی نمائندگی کا حق دینا دراصل اسلام کی روح کو مجروح کرنے کے مترادف ہے۔

واضح رہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد جو خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا اللہ وسایا اور ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل عبدالرحمٰن یعقوب احمد باوا پر مشتمل ہے۔ اپنے کینیڈا کے دورے کے مرحلہ پر مغربی کینیڈا پہنچ گیا ہے۔ گذشتہ ایک ہفتہ اپنے ایڈمنٹن کے قیام کے دوران مختلف اجتماعات سے خطاب کیا۔ البرٹا یونیورسٹی ایڈمنٹن شہر میں جمعہ کے روز اپنے خطبہ میں جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔

مولانا خلیل احمد ہزاروی جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شوریٰ کے رکن ہیں، ابوظہبی سے دورہ میں شامل ہونے کیلئے ایڈمنٹن پہنچ گئے۔

بعض حضرات کا اصرار ہے کہ

ہمارا نام بطور نامہ نگار شائع کیا جائے۔ چونکہ ہفت روزہ ختم نبوت بڑے بڑے شہروں کے علاوہ چھوٹے چھوٹے بستیوں میں بھی پہنچ رہا ہے۔ اور جہاں جہاں پہنچ رہا ہے وہاں ہمارا نمائندہ موجود ہے۔ اگر تمام نامہ نگاروں کے نام شائع کیے جائیں تو اس کے لیے ایک صفحہ نہیں کم از کم دس صفحے درکار ہوں گے۔ اس لیے احباب نام شائع کرنے پر اصرار نہ کریں۔ تاہم اگر کوئی نیا نمائندہ مقرر کیا جائے گا تو اس کا اعلان رسالہ میں کر دیا جائے گا۔

(ادارہ)

[redacted]

شیعہ سُنّی فسادات تخریب کار کون ؟

جب ڈی آئی جی میجر مشتاق فیصل آباد سے لاہور تبدیل کیا گیا تو ہم نے لکھا تھا کہ

" خدا لاہور اور اہل لاہور کو سلامت رکھے "

وہی جس کا خدشہ تھا ۔ لاہور خاک و خون میں نہا گیا ۔ کتنی جانیں گئیں، کتنا نقصان ہوا اس کا کوئی اندازہ نہیں، سینہ گزٹ اور اخباری خبروں سے صحیح صورتحال سامنے نہیں آسکی ۔ یہ میجر مشتاق جو آج لاہور کا ڈی آئی جی ہے ۔ چند سال پہلے گوجرانوالا کا ڈی آئی جی تھا ۔ جس کے دور میں یا جس کی پشت پناہی میں مجاہد ختم نبوت مولانا اسلم قریشی کو اغوا کیا گیا ۔ لیکن اس نے اور اس کے ساتھی ایس پی سیالکوٹ طلعت محمود نے کیس کو خراب کیا ایسا خراب کیا کہ آج تک نہ تو مولانا اسلم قریشی مل سکے اور نہ ہی قادیانی مجرم گرفتار ہو سکے طلعت محمود کے متعلق تو کہا جاتا ہے کہ وہ پکا قادیانی ہے ۔ لیکن میجر مشتاق خود کو چھپائے ہوئے ہے ۔ بہرحال وہ قادیانی نہ بھی ہو اس کے قادیانی نواز ہونے میں کوئی شک نہیں ۔

لاہور میں جو واقعات رونما ہوتے ہیں ان کے متعلق اخبارات میں یہ خبر آچکی ہے کہ جو لوگ فساد کے اصل محرک یا فتنہ پیدا کرنے کے ذمہ دار تھے ۔ وہ باقاعدہ تربیت یافتہ تھے ۔ خبر ملاحظہ ہو :-

" لاہور ۲۰ ستمبر (وقائع نگار) شہر کے حالیہ افسوسناک واقعات میں بعض فسادات زدہ علاقوں میں توڑ پھوڑ لوٹ مار اور آتشزنی کے واقعات میں ایسے نوجوانوں کے گروہ بھی سرگرم عمل دیکھے گئے ہیں جنہیں ان علاقوں کے رہنے والے بھی نہیں جانتے اس سلسلے میں آج نمائندہ نوائے وقت نے بعض فسادات زدہ علاقوں میں گھوم پھر کر افسوسناک واقعات کا جو جائزہ لیا ہے ۔ اس کے مطابق سانڈہ، اسلام پورہ (کرشن نگر) غازی آباد (کمہار پورہ) لال پل، مغل پورہ اور اندرون شہر کے علاقوں میں ایسے نوجوانوں کے گروہوں نے تشدد آمیز کاروائی میں حصہ لیا جن کی عمریں ۲۰ سے ۲۶ سال کے درمیان تھیں، عینی شاہدوں کے مطابق یہ نوجوان تخریبی کاروائیوں میں اس قدر ماہر تھے کہ ان کے اپنی جان کے تحفظ کے لیے دیواریں پھلانگنا آنسو گیس کے شیلوں کو پانی کی بالٹیاں پھینک کر ناکارہ بنانے اور پولیس کی گرفت سے آسانی سے بچ نکلنے میں کامل مہارت حاصل تھی ۔ لال پل مغل پورہ میں بعض عینی شاہدوں نے بتایا کہ یہاں ایسے نوجوان سرگرم تھے ۔ جنہوں نے آتش زنی کے واقعات کا ارتکاب کیا اور جب پولیس نے انہیں گرفتار کرنا چاہا تو وہ بڑی مہارت سے مکانوں کی دیواریں پھلانگ کر بھاگ جانے میں کامیاب ہو گئے ۔ ان نوجوانوں نے نہر میاں میر سے پانی کی بالٹیاں بھر کر مختلف جگہوں پر رکھی ہوئی تھیں اور جونہی آنسو گیس کے شیل آتے یہ نوجوان ان پر بالٹیوں سے پانی ڈال کر انہیں ناکارہ بنا دیتے ان گروہوں نے پولیس اور انتظامیہ کو بھی مفلوج کرنے کی کوشش کی اور ایک بار اس علاقہ کی خاتون افسر پر حملہ کرنے کی کوشش کی گئی ۔ جسے ایک ڈی ایس پی کی زیر قیادت پولیس کی نفری نے ناکام بنا دیا ۔ عینی شاہدوں کے مطابق لال پل، مغل پورہ اور نواحی علاقوں میں انہیں نوجوانوں نے توڑ پھوڑ کے واقعات کیے ۔ اور بعد میں ان نوجوانوں کو دوبارہ نہیں دیکھا گیا ۔ عینی شاہدوں نے بتایا کہ گزشتہ روز جب نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے کرفیو میں دو گھنٹے کی نرمی کی گئی تو یہ نوجوان اس وقفہ کے دوران نہیں دیکھے گئے ۔ "

(روزنامہ نوائے وقت کراچی ۲۱ ستمبر ۱۹۸۶ء ص ۱)

پورے ملک میں نیم عسکری تنظیموں پر پابندی ہے ۔ نہ تو کوئی جماعت رضاکار تنظیم بنا سکتی ہے ۔ اور نہ ہی مسلح تربیت دے سکتی ہے ۔ ملک میں کوئی جماعت یا تنظیم خواہ وہ مذہبی ہو یا سیاسی ایسی نہیں ہے ۔ جو رضاکاروں کو مسلح تربیت دیتی ہو، سوائے قادیانی جماعت کے ۔ آج بھی ربوہ میں مسلح تربیت دی جا رہی ہے ۔ نشانہ بازی برڈ دوڑ، گھوڑ دوڑ، حتیٰ کہ غلیل بازی تک سکھائی جا رہی ہے ۔ لاہور میں جو واقعات ہوئے، خبر سے ظاہر ہے کہ وہ تربیت یافتہ تھے ۔ جو قادیانیوں کی عسکری تنظیم خدام الاحمدیہ ہی کے نوجوان ہو سکتے ہیں ۔

باقی ص ۲۶ پر

محمد حنیف ندیم

صوبہ سرحد کے علماء، علماء سوء اور غنڈے ہیں'

قادیانی رسالے کی اشتعال انگیزی

قادیانیوں کا تیس ہزار (30,000) روپے کا انعامی چیلنج منظور ہے

قادیانیوں نے 'مسجد' کی جگہ اب اپنے مرزاڑوں کو 'اللہ کا گھر' کہنا شروع کر دیا، جس کا عربی زبان میں ترجمہ 'بیت اللہ' بنتا ہے۔ اللہ کا گھر بند ہے 'شیطان کے گھر' کی۔ گویا قادیانیوں کے نزدیک ان کے مرزاڑوں کا درجہ بیت اللہ کے برابر ہو گیا اور چونکہ یہ حرکت بیت اللہ شریف کی عظمت و رفعت کو کم کرنے کے لیے کی جا رہی ہے۔ اور وہ ضد پر اترے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہر وہ کام کرنا ہے جس سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو۔ مرتب

چلیے! ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ جہاں مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور جنہیں مسجد ہی کہا جاتا ہے۔ اس نسبت سے اللہ کا گھر کہہ سکتے ہیں۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب قادیانی مسلمان ہی نہیں اور مرزا قادیانی کو مرزائی اپنا نبی، مسیح، مہدی وغیرہ کہتے ہیں جسے خدا نے نہیں شیطان نے بھیجا ہے تو وہ شیطان کا گھر ہیں۔ اور شیطان گھروں کو ملیامیٹ کرنا، ان کو تہس نہس کرنا، ان کی اینٹ کی اینٹ سے بجانا، ایمانی غیرت کا تقاضا اور خدا اور رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

مردان کے مسلمانوں نے ایمانی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے بگٹ گنج میں ایک مرزاڑے کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ قادیانیوں بالخصوص قادیانیوں کے ترجمان "لاہور" کے ایڈیٹر ثاقب زیروی کے پیٹ میں مروڑ اٹھے تو اس نے خود ساختہ مراسلوں اور ایک اداریے کے ذریعے اس اس مروڑ سے اٹھنے والی تکلیف کا اظہار بڑی بھیانک اور کربناک آواز میں کیا۔ اس کا قلم بالکل اسی طرح متعفن غلاظت بکھیر رہا ہے جس طرح اس کا جھوٹا نبی مرزا قادیانی غلاظت بکھیرا کرتا تھا۔ اس شیطان نے سرحد کے تمام علماء کرام اور مقامی خطیب مولانا محمد یونس کو علماء سوء اور غنڈہ لکھا ہے۔ جو انتہائی اشتعال انگیز حرکت ہے۔

اس نے مزید لکھا ہے کہ "تھانے میں جو رپورٹ درج کرائی گئی اس میں کہا گیا ہے کہ مردان میں قادیانیوں نے عید کے موقعہ پر اذان دی حالانکہ سب جانتے ہیں کہ عید کی نماز کے وقت اذان نہیں دی جاتی" ـــــ جب کہ واقعہ یہ ہے کہ اذان دی گئی، قادیانی جلوس کی شکل میں گئے، اسلحہ لہراتے اور یہ دھمکیاں دیتے ہوئے گئے کہ کون ماں کا لال ہے جو ہمیں روکے ـــــ اذان دینے، جلوس نکالنے، اسلحہ لہرانے اور دھمکیاں دینے کا مقصد صرف اشتعال دلانا تھا۔ چنانچہ اشتعال پھیل گیا۔ اہل مردان نے غیرت ایمانی کا مظاہرہ کیا ـــــ جب خود ہی شرارت کی ہے تو اس شرارت کا مزہ چکھ لیا، اب روتے کیوں ہو، مروڑ کیوں اٹھ رہے ہیں

اور کرو شرارت، پھر چکھو مزہ ـــــ

ایک بات حکمرانوں کے گوش گزار کرنا ضروری ہے اور وہ یہ کہ مرزائی رسالے نے صوبہ سرحد کے علماء کرام کو جو قادیانیوں کے خلاف ہیں خواہ وہ دیوبندی ہوں بریلوی ہوں، اہلحدیث ہو، شیعہ ہوں یا سنی ہوں علماء سوء اور غنڈہ لکھا ہے یہ سراسر اشتعال انگیزی ہے جس کا انجام قادیانیوں کے لیے خطرناک ہو سکتا ہے، اگر کوئی ناگفتہ بہ واقعہ رونما ہو گیا تو اس کی ذمہ داری قادیانیوں پر ہو گی ـــ

ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں۔

قادیانی ترجمان ہفت روزہ "لاہور" نے ایک مراسلہ "کارکنان مجلس انصار سلطان القلم، ۸ سی ماڈل ٹاؤن لاہور" کی طرف سے شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے "تیس ہزار روپے نقد انعام" اس مراسلے میں لکھا ہے کہ "جب سے حکومت اور اس کی اخبار بادشاہ ملک کے بعض اخبارات نے مولانا حضرات کو لفٹ دینی شروع کی ہے۔ اور ان کی ہر وا ہی تباہی کو بغیر کسی تحقیق کے چھاپنا فرض قرار دیا ہے۔ مولانا حضرات نے بھی انتہائی بے خوفی سے زہر اگلنا شروع کر دیے ہیں۔ جس کی تازہ ترین مثال مولانا محمد اجمل خان صاحب کا (جو حال ہی میں سرکاری خرچ پر لندن کی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت فرما کر لوٹے ہیں) وہ جھوٹ ہے جسے "مشرق" نے اپنی ایک اشاعت میں شائع کیا ہے۔ مشرق کے مطابق مولانا صاحب نے جمعیۃ انصار الاسلام پاکستان کے استقبالیے میں تقریر کرتے ہوئے کہا "آج افریقہ میں قادیانیوں نے سینکڑوں مساجد تعمیر کرا رکھی ہیں

باقی صفحہ ۲۹ پر

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوریؒ

چوتھی صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ باوجود اپنی احتیاج اور فاقہ کے دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں۔ اس کے واقعات بہت کثرت سے ان کی زندگی کی تاریخ میں ملتے ہیں۔ جن میں چند واقعات میں اپنے رسالہ حکایات صحابہؓ کے باب ایثار و ہمدردی میں ذکر چکا ہوں۔ منجملہ ان کے مشہور واقعہ ہے۔ جو اس آیت شریفہ کی شان نزول میں ذکر کیا جاتا ہے۔ کہ ایک صاحب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور بھوک کی تنگی کی شکایت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کے گھروں میں آدمی بھیجا مگر کہیں بھی کچھ کھانے کو نہ ملا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر مردوں سے ارشاد فرمایا کہ کوئی صاحب ایسے ہیں جو ان کی مہمانی قبول کریں۔ ایک انصاری جن کا اسم گرامی بعض روایات میں ابوطلحہؓ آیا ہے۔ اُن کو اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں ان کی خوب خاطر کرنا اور گھر میں کوئی چیز ان سے بچا کر نہ رکھنا۔ بیوی نے کہا کہ گھر میں تو صرف بچوں کے لیے کچھ کھانے کو رکھا ہے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بچوں کو بہلا کر سُلا دو اور جب ہم کھانے کو مہمان کے ساتھ بیٹھیں تو تم چراغ کو درست کرنے کے لیے اُٹھ کر اس کو بجھا دینا تاکہ ہم نہ کھاویں اور مہمان کھالے۔

چنانچہ بیوی نے ایسا ہی کیا۔ صبح کو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ کو ان میاں بیوی کا طرز بہت پسند آیا اور یہ آیت شریفہ ان کی شان میں نازل ہوئی جس کا اوپر ذکر آچکا ہے۔

اللہ جل شانہٗ کا پاک ارشاد ہے کہ جو شخص اپنی طبیعت کے شُح (لالچ) سے بچا دیا جائے۔ وہی لوگ فلاح کو پہنچنے والے ہیں۔ شُح کا ترجمہ طبعی حرص اور بخل ہے۔ یعنی طبعی تقاضا بُخل کا ہو چاہے عمل سے بخل نہ ہو۔ اسی لیے علماء سے اس کی تفسیر میں مختلف الفاظ نقل کیے گئے۔ حرص اور لالچ سے اس کی تعبیر کرنا صحیح ہے۔ جو اپنے مال میں بھی ہوتا ہے۔ دوسرے کے مال میں بھی ہوتا ہے۔

ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں تو ہلاک ہو گیا۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ کیوں؟ وہ کہنے لگے کہ اللہ جل شانہٗ نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ شُح سے بچائے جائیں وہی فلاح پانے والے ہیں۔ اور مجھ میں یہ مرض پایا جاتا ہے۔ میرا دل نہیں چاہتا کہ میرے پاس سے کوئی چیز بھی نکل جاوے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ شُح نہیں ہے۔ یہ بخل ہے۔ اگرچہ بخل بھی اچھی چیز نہیں ہے۔ لیکن شُح یہ ہے کہ دوسرے کا مال ظلم سے کھاوے۔

حضرت ابن عمر رضہ سے بھی اس کے قریب ہی نقل کیا گیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ شُح یہ نہیں ہے کہ آدمی اپنے مال کو خرچ کرنے سے روک لے، یہ تو بخل ہوا اور یہ بھی بہت بُری چیز ہے لیکن شُح یہ ہے کہ دوسرے کی چیز پر نگاہ پڑنے لگے۔ حضرت طاؤس رحہ کہتے ہیں کہ بخل یہ ہے کہ آدمی اپنے مال کو خرچ نہ کرے اور شُح یہ ہے کہ دوسرے کے مال میں بخل کرے۔ یعنی کوئی دوسرا خرچ کرے اس سے بھی دل میں تنگی ہوتی ہو۔ حضرت ابن عمر رضہ سے نقل کیا گیا ہے کہ شُح بخل سے زیادہ سخت ہے اس لیے کہ بخیل تو اپنے مال کو روکتا ہے اور بس اور شحیح اپنے مال کو بھی روکتا ہے اور یہ بھی چاہتا ہے کہ دوسروں کے پاس جو کچھ ہے۔ وہ اس کے پاس آجائے۔

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے۔ کہ جس شخص میں تین خصلتیں ہوں وہ شُح سے بری ہے۔ مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہو، مہمانوں کی مہمانداری کرتا ہو اور لوگوں کی مصائب میں مدد کرتا ہو۔ ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد آیا ہے کہ اسلام کو کوئی چیز ایسا نہیں مٹاتی جیسا کہ شُح مٹاتا ہے۔ ایک اور حدیث میں حضور کا ارشاد نقل کیا گیا کہ اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں یہ دونوں چیزیں کسی ایک شخص کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتیں اور ایمان اور شُح کسی ایک دل میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

ایک حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ظلم سے بچو۔ اس لیے کہ ظلم قیامت میں تو بتو اندھیرا ہوگا۔ (یعنی ایسا سخت اندھیرا پیدا کرے گا کہ اندھیرے کی تہہ پر تہہ جم جائے گی) اور اپنے آپ کو شُح سے بچاؤ کہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا کہ اسی کی وجہ سے ان لوگوں نے دوسرے لوگوں کے خون بہائے۔ اور اسی کی وجہ سے اپنی محرم عورتوں سے زنا کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اپنے آپ کو شُح اور بخل سے بچاؤ کہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو قطع رحمی پر ڈال دیا اور ان کو اپنے محرموں سے زنا کرنے پر ڈال دیا اور ان کو خون بہانے پر ڈال دیا۔ یعنی اگر آدمی اجنبی عورت سے زنا کرے تو اس کو کچھ دینا پڑے اور بیٹی سے زنا کرے تو مفت ہی میں کام چل جائے اور مال کی وجہ سے لوٹ مار تو ظاہر ہے۔

ایک ایسے نوجوان کی ایمان افروز داستان جو ہندو سے مسلمان ہوا

حافظ کلام اللہ جان قاسمی سرڈھیری پشاور

دارالعلوم دیوبند ملت اسلامیہ کی گذشتہ پوری تاریخ کا وہ تابناک اور درخشاں قلعہ اور مضبوط چھاؤنی ہے جو اگر ایک طرف کفر کے خرمن دجل و فسوں کے لیے برق سوزاں ثابت ہوا ہے تو دوسری طرف اسلام کو جو بلاشبہ دین حق ہے، عظمت کی رفعتوں تک پہنچایا۔ ملت اسلامیہ کے اس عظیم ادارے نے جس کی بنیاد قرآن و حدیث، اجماع و قیاس، سلف کے اقوال و افعال اور تقویٰ و طہارت پر رکھی گئی ہے۔ اپنے گذشتہ ایک سو بیس سالہ دور میں بے شمار مفسرین، محدثین، مبلغین، مصنفین، مدرسین، حفاظ و قراء، ارباب افتاء و قضا، روحانی بزرگ، سیاسی رہنما اور اہل علم و دانش پیدا کیے ہیں۔

عروس اسلام کی ان بے پناہ خوبیوں کو عرصہ دراز سے سنتے آئے تھے چنانچہ اسے دیکھنے اور اس سے استفادہ کا داعیہ دل میں پیدا ہونا ایک قدرتی امر تھا۔ دوسری طرف قانونی بندشیں اور پیچیدگیاں اس قدر تھیں کہ اس تمنا کا پورا ہونا ایک خواب نظر آرہا تھا۔ مگر پھر بھی محض خدائے کریم کی مہربانی اور توفیق سے ایک سال کی کوششوں کے بعد کسی طریق سے وہاں جانا نصیب ہوا اور دورۂ حدیث شریف کی غرض سے پورا ایک تعلیمی سال وہاں کے روح پرور ماحول میں گذارا۔ تقسیم ہند کے بعد اس چالیس سالہ دور میں یہ ناچیز شاید پہلا پاکستانی تھا جس نے وہاں سے فراغت حاصل کی۔

اپنی اس تعلیمی، مطالعاتی اور تفریحی سیر سے متعلق ایک دلچسپ واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ یہ سال رواں کی جنوری کا قصہ ہے میں دیوبند کی جامع مسجد میں کسی کام سے جا رہا تھا۔ دارالعلوم دیوبند اور جامع مسجد کا فاصلہ آدھ فرلانگ ہوگا۔ راستہ میں میرے ساتھ چلنے والا ساتھی اچانک رک گیا۔ اس نے ایک خوب رو نوجوان کو سلام کیا اور خیریت پوچھی۔ پھر میرا تعارف کرانے کے بعد اس نوجوان کا تعارف کرایا۔ ان کا نام نورالدین چکربورتی ہے اور ...... نہ جانے مجھے کیوں بے اختیار ہنسی آئی اور میرا قہقہہ چھوٹ گیا۔ مگر میرے دونوں ساتھی سنجیدہ تھے اور میری طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ وہ میری ہنسی کی وجہ جاننا چاہتے تھے، میں تاڑ گیا اور میں نے کہا کہ حلوہ اور اچار کبھی ملا کر نہیں کھایا تھا۔ آج اتفاق ہو رہا ہے۔ تب وہ سمجھ گئے۔ ظاہر ہے نورالدین مسلم نام ہے۔ جبکہ چکربورتی ایک ہندو نام ہے۔ پھر مجھے اپنے ساتھی نے بتایا کہ نورالدین نومسلم ہے۔ چکربورتی ایک ہندو ...... آپ کا ہندوانہ نام سمجیت چکربورتی ہے۔ تب میں سمجھا اور اچانک سنجیدہ ہوا۔ نومسلموں کے واقعات تو ہم نے بہت پڑھے تھے۔ مگر زندگی میں پہلا اتفاق تھا کہ کسی نومسلم سے ملاقات ہوئی۔ اور نہ جانے کس طرح منٹوں سیکنڈوں کے عرصہ میں نورالدین کی بے پناہ محبت، وقعت اور عزت میرے دل میں بھر دی گئی۔ میں نے نورالدین سے درخواست کی کہ میں دارالعلوم کے مہمان خانہ کمرہ نمبر ۱۶ میں رہتا ہوں۔ مہربانی کر کے آپ اپنی فرصت میں مجھے تفصیلی ملاقات کے لیے وقت دیجیے۔ میں آپ کا ممنون ہوں گا۔ مجھے آپ کے ساتھ آپ کی سابقہ اور موجودہ زندگی کے بارے میں کئی تشنہ موضوعات پر گفتگو کرنی ہے۔ یہ کہہ کر ہم نے ایک دوسرے سے رخصت لی اور جدا ہو گئے۔

رات کو عشاء کے بعد جب کہ میں بخاری ج ۲ کا سبق پڑھ کر آیا ہی تھا کہ نورالدین میرے کمرے میں آیا۔ کمرہ انسان کے

حسن و جمال سے بھی روشن ہوتا ہے۔ یہ ہم نے پہلے صرف سنا ہی تھا۔ اس رات کو کھلا دیکھا۔ سر سے لے کر پاؤں تک سنت کا مرقع اور اسلام کا یہ پرجوش عملی داعی صرف ۔ اس کا دیکھنا ایمان کی تقویت کا باعث تھا۔ دارالعلوم دیوبند کا مہمان خانہ آ

مجھے پاگل قرار دے کر پانچ ذہنی جھٹکے اور بیس انجکشن لگائے گئے

قاسم کے سامنے بالائی منزل پر واقع ہے۔ اس کی نچلی منزل میں ایک ہوٹل، چند گیراج، دارالعلوم کا مکتبہ اور ملازمین کے مکانات ہیں۔ میں چارپائی سے اٹھا اور اس قریبی ہوٹل سے چائے منگوا کر دوبارہ کمرے میں آیا۔ تب میں نے نورالدین سے اپنی سابقہ زندگی اور اسلام کی طرف رغبت، بیان کرنے کو کہا اور اس نے بیان کرنا شروع کیا۔

یہ آج سے چار سال پہلے کی بات ہے۔ میں کلکتہ شہر کے ایک بہترین انگلش میڈیم سکول میں پڑھتا تھا۔ اور دسویں جماعت کا طالب علم تھا۔ اس وقت میرا ہندوانہ نام سجیت ککار چکرورتی تھا۔ کلکتہ میرا آبائی شہر ہے۔ اور میرا شمار سکول کے قابل ترین طلبہ میں تھا۔ اس وقت میری عمر ۱۸ برس تھی۔ تعلیمی میدان میں محنتی ہونے کے ساتھ ساتھ مذہب سے بھی میرا گہرا لگاؤ تھا کیونکہ ہندوؤں کی برہمن ذات سے میرا تعلق تھا۔ اور یہ ذات ہندوؤں میں سب ذاتوں سے اونچی، متبرک اور ایک طرح سے مذہب کی ٹھیکیدار خیال کی جاتی ہے اور اسی نتیجے ہندو مذہب سے میرا تعلق اور لگاؤ ایک طبعی امر تھا۔ اسی لیے جوں جوں سکول سے میری فراغت کا زمانہ آتا گیا، اسی قدر مجھے اس بات کا احساس زیادہ ہوتا گیا کہ فراغت کے بعد میں بحیثیت ہندو مذہب کے ایک پیروکار کے کس صورت میں زیادہ سے زیادہ اپنے مذہب کی خدمت کر سکوں گا۔ اپنے ہندو بزرگوں سے میں نے سنا تھا۔ اور وہ ہمیشہ یہ نصیحت کرتے تھے کہ ہمارے سب سے بڑے دشمن مسلمان ہیں۔ جہاں تک تمہارا بس چلے ان کی مخالفت اور دشمنی پر ڈٹے رہو۔ چنانچہ میں نے بھی ارادہ کر لیا کہ اپنی ساری زندگی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جدوجہد میں گذرنی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ پھر میں نے سوچا کہ اسلام کے خلاف تب کوئی ردعمل کامیاب ہو سکتا ہے۔ جب اسلام کا مطالعہ کیا جاوے اور اس کے کمزور پہلو کو سمجھ لیا جائے۔ تب میں نے قرآن کا انگریزی ترجمہ ذاتی طور پر پڑھنا شروع کیا۔ "اور یہی آپ کے ایمان لانے کا سبب بنا" میرے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

آپ سنیں تو سہی! ابھی تو قصہ باقی ہے۔ اس نے ہنس کر کہا اور پھر اپنا بیان شروع کیا۔

ہاں! کہتے ہیں کہ صحبت کا اثر ہوتا ہے۔ ان دنوں میری مجلس اور صحبت اکثر قرآن کے ساتھ رہتی تھی اور جیسا کہ گنہگار لوگوں اور گندی کتابوں کے پڑھنے میں اثر ہے تو خدا کی اس عظیم اور لافانی کتاب کے پڑھنے میں کیونکر اثر نہیں

میں نے اسلامی تعلیم حاصل کرنے کی ٹھان لی اور دنیا کی عظیم یونیورسٹی دیوبند میں داخلہ لے لیا

ہوگا جو تمام سچی کتابوں کی سردار ہے۔ اور اس سے بڑھ کر کوئی صحیح اور ادبی کتاب کوئی نہیں۔ یہ بات کہتے ہوئے اس کے لہجے میں وہ اعتماد، جوش اور طمطراق تھا جو سننے والے کو متاثر کیے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب قرآن نے اپنی حقانیت کے انجکشن آپ کے دل میں لگانا شروع کر دیئے تھے۔ میں نے پوچھا۔

جی ہاں! اب میں متاثر ہونے لگا تھا اور کافی متاثر ہو بھی گیا تھا "تب میرا ذہن ایک واقعہ کی طرف چلا گیا اور میں پوچھے بغیر نہیں رہ سکا" آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان لانے کا واقعہ سنا ہے؟ وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادہ سے چلے تھے۔ اور خدا نے ان کا دل پلٹ دیا، تو وہ مسلمان ہو گئے" جی ہاں! میں نے یہ واقعہ سنا ہے اور جب میں اپنا واقعہ سناتا ہوں تو یہ واقعہ یاد آجاتا ہے۔ مگر بہرحال وہ بڑے لوگ تھے۔ میری ان سے کیا نسبت ہو سکتی ہے۔ تو ہاں! میں بتا رہا تھا کہ قرآن کے مطالعہ کے دوران میں متاثر ہو گیا تھا مگر یہ تاثر ابھی اس حد تک نہیں پہنچا تھا جو مجھے اسلام کی طرف لے آئے۔ مگر خدا کا بھی عجیب قانون ہے اور.....

وہ اچانک رک گیا۔ میں سر جھکائے اس کی باتیں سننے میں مستغرق تھا۔ میں نے سر اٹھا کے دیکھا تو وہ فرط جذبات سے رو رہا تھا۔ آنسو اس کے رخساروں پر جاری تھے۔ مشکل سے اپنے جذبات پر قابو پا کر اس نے دوبارہ بات شروع کر دی۔

مگر خدا کا بھی عجیب قانون ہے اور اس کی بھی عجیب شان بے نیازی ہے۔ جب وہ اپنی شان نوازی پر آتا ہے تو پھر اس کے نزدیک اہلیت کوئی معنی نہیں رکھتی، پھر وہ اہل اور نااہل سب کو دیتا ہے۔ مجھ میں تو کوئی خوبی نہیں تھی بلکہ اس وقت شر ہی شر تھا۔ مگر یہ اس ذات کی بے نیازی کی حد ہے کہ اس کریم ذات نے شاید میری ہدایت کا فیصلہ فرما لیا تھا اور اب کسی بہانے کی ضرورت تھی.....

یہ اپریل کے آخری ایام کا کوئی دن تھا کہ آپ پر بہار آگئی کیونکہ بہار اپریل میں ہوا کرتی ہے۔ میں نے کہا اور اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ میں نے روز کے معمول کے مطابق قرآن پاک لیا اور مطالعہ کرنے بیٹھ گیا۔ مگر اب میرے پہلے والے اور اس مطالعہ میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ وہ مطالعہ اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے کی ناکام اور مذموم کوشش کے طور پر تھا اور یہ مطالعہ اسلام کی ہمدردی کے لیے تھا۔ تو میں بتا رہا تھا کہ میں نے قرآن مطالعے کے لیے لیا اور آج جہاں سے میرا مطالعہ شروع ہو رہا تھا۔ وہ قرآن کریم کی یہ آیت تھی۔

واذ قال ابراهيم لابيه آزر اتتخذ اصناما الهة انى اراك وقومك فى ضلل مبين

(سورۃ انعام : ۷۵)

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آذر سے کہا کہ کیا آپ بتوں (جیسی بے جان چیز) کو معبود ٹھہراتے ہیں۔ بلاشبہ میں تجھے اور تیری قوم کو صریح گمراہی میں دیکھتا ہوں۔

یہ گمراہی کو چھوڑنے کے لیے دعوت کی ابتدا تھی اور اس دعوت سے جب قوم یہ عبادت نہیں چھوڑتی تو پھر ایک ترکیب کے ذریعہ اپنی قوم کو سمجھاتے ہیں۔

"پس جب رات کا اندھیرا چھا گیا تو ایک ستارہ کو دیکھ کر کہا کہ چلو تمہارے زعم میں) یہ میرا رب ہے۔ پس جب

قدم قدم پر مصائب آئے لیکن اس کے پائے استقامت میں لغزش نہیں آئی

وہ چھپ گیا تو کہا چھپنے والوں کو میں پسند نہیں کرتا۔

(انعام : ۷۶)

اس کے بعد مزید وضاحت کے لیے چاند کے نکلنے پر اسے ان کے زعم کے مطابق رب کہا، مگر جب وہ بھی ڈوب گیا تو اس کے رب ہونے سے انکار کر دیا اور پھر اگلی مثال میں تو وضاحت اور سمجھانے کی انتہا ہو گئی۔ اس مثال میں جب سورج طلوع ہوتا ہے۔ تو کہتے ہیں کہ یہ ہی سب سے بڑا رب ہو سکتا ہے۔ مگر جب وہ بھی غروب ہوتا ہے تو پھر قوم کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ جس چیز کو تم رب سمجھتے تھے وہ ایک ختم ہونے والی اور ناپائیدار ہے اور خدا کی ذات ختم ہونے والی نہیں۔

یہ ہندو مذہب پر براہ راست ایک کاری ضرب اور زبردست کلام تھا۔ تب میں نے سوچا کہ ہم نے بھی تو اس طرح کے کئی بت دیکھے ہیں جن کو ہم پوجتے ہیں۔ اور وہ ہماری زندگی میں ہی ختم ہو جاتے ہیں بھلا جو ہم سے پہلے ختم ہو جائے وہ کیسے رب ہو سکتا ہے۔ وہ کیسے اس عظیم عالم کا سنبھالنے والا ہو سکتا ہے۔ اس وسیع و عریض کائنات کو چلانے کے لیے تو اس سے کئی گنا زیادہ عظیم خدا چاہیے جو نہ تھکتا ہو نہ مٹتا ہو اور نہ اس کی علو الشان و عظیم المرتبت ذات میں کچھ فرق آتا ہو۔

اب میرے دل کی دنیا بدل گئی تھی۔ کفر و شرک سے نفرت اور اسلام کی محبت نے دل میں جگہ پکڑ لی تھی اور اب مجھے کوئی آخری اقدام اور فیصلہ کرنا تھا کہ مجھے اب کیا کرنا ہے خوش قسمتی سے یہ بھی میرے لیے اس دن کے سبق میں موجود تھا۔ اس میں لکھا تھا۔

انی وجہت وجہی للذی فطر السمٰوٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین

"اب میں نے اپنا منہ اس ذات کی طرف پھیر دیا ہے جو آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنے والا ہے اور یہ کہ میں اب مشرکین میں سے نہیں ہوں۔

سب مجھ پر حقیقت کھول دی تھی، حق ظاہر ہو گیا تھا اور باطل کا منہ کالا ہو گیا تھا۔ چنانچہ اب میں نے ارادہ کر لیا کہ میں ایک مخلص مسلمان اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا پیرو کار بنوں مگر یہ کوئی آسان کام نہیں تھا۔ اس

قرآن پاک کی صداقت کے نور نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔

عظیم مقصد کے لیے مجھے سکول چھوڑنا پڑا، گھر بار، والدین، عزیز و اقارب، اپنا پیارے پیارے دوست اور اپنا محبوب شہر چھوڑنا پڑا کیونکہ اس ماحول میں رہتے ہوئے میں مسلمان نہیں رہ سکتا تھا۔ اور میں ان چیزوں کو کیوں نہ چھوڑتا کہ جس عظیم چیز کے لیے میں یہ سب کچھ چھوڑ رہا تھا وہ ان سب سے زیادہ اونچی، قیمتی اور ضروری تھی۔ تب میں ہندوستان کے دار الخلافہ دہلی آیا اور ۴ مئی ۱۹۸۲ء (۱۴ رجب ۱۴۰۲ھ) کو دہلی کی جامع مسجد میں کلمۂ شہادت پڑھ کر عظیم اسلامی برادری میں شامل ہوا وہ دن میرے لئے بڑی خوشی کا دن تھا کیونکہ میں نے ایک عظیم مقصد کو پا لیا تھا۔ پھر میں نے آہستہ آہستہ نماز سیکھی اور ایک قریبی مسلم علاقہ میں رہنے لگا۔

مسلمان ہونے کے بعد جلد ہی رمضان المبارک کا مہینہ آگیا اور میں نے الحمد للہ تمام روزے رکھے۔ اس مسلم علاقے میں، میں نے تین مہینے گذارے، کچھ وقت تبلیغی جماعت کے ساتھ گذارا، جس سے بہت زیادہ فائدہ ہوا مگر پھر بھی میں یہاں ایک قسم کا روپوش رہا۔ کیونکہ اگر میرے بارے میں ہندوؤں کو پتہ چل جاتا تو وہ مختلف طریقوں سے مجھے تنگ کرتے مگر میں نے کسی کو پتہ نہیں ہونے دیا اور اس وجہ سے جن لوگوں نے مجھے پناہ دی تھی ان کو بھی میرے رکھنے کی وجہ سے کوئی

ایک ضروری مراقبہ

"ہر کام کے وقت یہ سوچ لیا کرو کہ یہ کام جو ہم کر رہے ہیں یا کرنے والے ہیں یہ آخرت میں مضر ہیں یا مفید۔ اس مراقبہ کے لیے کوئی وقت معین نہیں بلکہ یہ ایسا مراقبہ ہے کہ ہر وقت اس کا وقت ہے۔ چلتے پھرتے بھی اس کو سوچتے رہو، کھاتے پیتے بھی، باتیں کرتے ہوئے بھی اور ہر وقت میں بھی، کوئی حرکت اور سکون اس مراقبہ سے خالی نہیں ہونا چاہیے، پس ہر کام میں اس حیثیت سے نظر کرو اور جو مضر ہوں ان کو چھوڑ دو"

(حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ)

تکلیف نہیں ہوئی۔

پھر مجھے خیال آیا کہ میں سکول میں آخری سال کا طالب علم ہوں۔ اور مجھے اپنی تعلیم مکمل کر لینی چاہیے۔ اس غرض کے لیے میں ۱۰ اگست ۱۹۸۲ء کو کلکتہ آیا اور C.E.L کا امتحان میں بیٹھنے کے لیے درخواست دی جس میں اپنی ۳ مہینے کی مسلسل غیر حاضری کی صحیح اور مکمل تفصیلات لکھ دیں۔ یہ بات ملحوظ رہے کہ انڈیا ایک سیکولر اسٹیٹ ہے۔ اور وہاں از روئے قانون کوئی انسان بھی کوئی سا مذہب اختیار کر سکتا ہے۔ اس لیے قانونی طور پر ہندوستانی حکومت نہ مجھے تعلیم سے روک سکتی تھی اور نہ ہی کسی طرح تنگ کر سکتی تھی تاہم قانونی حدود سے نکل کر انہوں نے مجھے سیاسی طور دباؤ میں رکھا اور مجھے آج تک کسی امتحان میں شریک نہیں ہونے دیا۔

اس کے علاوہ دسمبر ۱۹۸۳ء سے فروری ۱۹۸۴ء تک مجھے مقامی پولیس نے ناجائز اور غیر قانونی طور پر اپنے قبضہ میں رکھا اور مجھ پر مظالم ڈھائے بعد میں، میں نے عدالت میں کیس جیت لیا اور یوں عدالت کے حکم پر مجھے مقامی پولیس کے دباؤ اور ڈرانے دھمکانے سے قانونی طور پر نجات مل گئی مگر کچھ ہی دنوں بعد میرے خلاف میرے رشتہ داروں اور دوستوں نے یہ دعویٰ دائر کر دیا کہ میں پاگل ہو گیا ہوں اور اس لیے میں نے اسلام قبول کیا ہے۔ چنانچہ ۱۹ مارچ اور ۱۵ مئی ۱۹۸۴ء کے دوران مجھے باوجود عقل و ہوش کے زبردستی پاگل خانہ بھیج دیا گیا جہاں مجھے انتہائی تکلیفیں دی گئیں۔ مجھے ہر آٹھویں دن پانچ ذہنی جھٹکے دیے جاتے اور کل تیس انجکشن لگائے گئے اور جب مجھے فارغ کر دیا تو میں نیم پاگل ہو گیا تھا اور انتہائی کمزور اور نحیف ہو گیا تھا۔

کلکتہ کے مسلمان یہ سب کچھ جانتے تھے مگر انہوں نے میری کچھ بھی مدد نہیں کی ایک تو وہ کچھ مجبور تھے۔ مگر جوان کی قسمت میں تھا وہ بھی نہ کر پائے وہ مجھے صرف صبر و استقامت

باقی ص ۲۵ پر

۵۳ء کی تحریکِ ختم نبوت

جب شمع ختم نبوت کے پروانوں نے قطار در قطار اپنے سینے پیش کیے

عبدالخالق۔ دوبئی

جنوری، فروری کی بات ہے کہ مال روڈ ۱۹۵۳ء کرنیل بلڈنگ کے باغات میں خندقیں بننا شروع ہوئیں۔ تو لاہور میں مرزائیوں نے یہ بات عام کر دی کہ انڈیا حملہ کرنے والا ہے۔ اس لیے یہ خندقیں بنائی جا رہی ہیں۔ میری عمر اس وقت تقریباً ۱۲ سال تھی۔ ہم سب بچوں نے ان خندقوں میں کھیلنا شروع کر دیا۔ ہمیں انجام کی بالکل خبر نہ تھی۔ کہ یہ مورچے شہیدان ختم نبوت کا لہو بہانے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ یہ منصوبہ دراصل اس وقت کی حکومت اور ظفر اللہ قادیانی کا بنایا ہوا تھا۔ اس کے پس پردہ جو ہاتھ کام کر رہے تھے وہ سب کے سب مرزا قادیانی ملعون کی ذریت کے تھے۔ کبھی کبھار ہمارے کسی بزرگ کی زبانی حضرت امیر شریعت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا نام سننے میں آتا تھا۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے آمین۔ غالباً مئی یا جون کا مہینہ ہو گا کہ خندقوں کی حقیقت کھل کر سامنے آگئی۔ پاکستان کے جیالے جوانوں نے ختم نبوت کے پروانوں کو اب جو گولیوں کے برسٹ مارے تو آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اس گناہ گار نے شہیدان ختم نبوت لاہور کے خون کے فوارے اپنی آنکھوں سے بہتے دیکھے۔ یہاں تین صفوں کے نوجوان جو کسی طرح بھی ہٹنے کو تیار نہ تھے۔ انہیں اپنے سینے پر گولیاں کھاتے اور خون میں لت پت تڑپتے ہوئے اس ناچیز نے دیکھا۔ اب جو ایک قطار گرتی تھی۔ تو کلمہ شہادت پڑھتے

نثار اکبرآبادی

ہے اندھیرے میں روشنی قرآن

علم قرآن، آگہی قرآن
درس و تدریس زندگی قرآن

منبع صبح زندگی قرآن،
ہے اندھیرے میں روشنی قرآن

عشق قرآن، عاشقی قرآن،
اہلِ ایماں کی بندگی قرآن

ہے زمانے کی رزم گاہوں میں
امن قرآن، آشتی قرآن،

حکمتوں کے گلوں کا گلدستہ
روح و ایماں کی تازگی قرآن

کیا بتائیں صفات ہیں کیا کیا
حسن قرآن، سادگی قرآن

ہو گئے ۔ دوسری قطار شہید ہونے کے لیے آگے بڑھتی تھی ۔

جب یکے بعد دیگرے تین قطاریں گریں تو میرے حواس گم ہو گئے ۔ میں بچہ ہونے کی وجہ سے گھبرا گیا اور بھاگتا ہوا کرشیل چوک کے پیچھے والی گلی میں بھاگا ۔ اور اس کے بعد ایک مکان پر چڑھ کر وہ منظر میں نے دوبارہ دیکھا جو کہ دیکھا نہیں جاتا تھا ۔ کیونکہ میں جس مکان پر چڑھا تھا ۔ اس مکان کی عورتیں زار و قطار رو رہی تھیں ۔ اور مرزا قادیانی مردود کو کوسنے اور گالیاں دے رہی تھیں ۔ لوگ تھے کہ اللہ کی راہ میں جان بڑھ چڑھ کر دے رہے تھے ۔ شہیدان ختم نبوت کے لہو سے مال روڈ کا وہ حصہ میرے سامنے لالہ لال ہو گیا ۔ اور شہیدوں کی قطاروں کی قطاریں گرم جلتی ہوئی سڑکوں پر جنت میں جانے کے لیے بے قرار تھیں ۔ اور ان کے جنتی جسم سڑک پر تڑپ رہے تھے ۔ پھر کچھ دیر کے بعد ان کے جسم بالکل پر سکون ہو کر سو گئے ۔ اللہ جل شانہٗ ایسی کھلی شہادت ہر مومن کو نصیب فرمائے ۔ (آمین)

اس واقعہ کو آج پورے ۳۲ سال کا عرصہ گذرنے کو ہے جب کبھی فرصت کے لمحات ہوتے ہیں ۔ ذہن پرانے تانے بانے بنتے گذرتا ہے ۔ تو شہیدان ختم نبوت کے جیالے آج بھی ایسے یاد آتے ہیں جیسے یہ واقعہ کل ہی لاہور کی سڑکوں پر گذرا ہے ۔ شہیدانِ ناموس رسالت ﷺ جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ اللہ کی راہ میں دے کر ختم نبوت کی شمع روشن کی تھی ۔ الحمد للہ آج اس شمع کی روشنی پوری دنیا میں پھیل رہی ہے ۔ برطانیہ ہو یا جرمنی امریکہ ہو یا کینیڈا سب جگہ ختم نبوت کے دفاتر ان شہیدوں کی یاد دلاتے ہیں ۔

مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے

ضبط و ترتیب : منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

حج فلم

عبداللہ، کراچی ۔

س: پچھلے دنوں ٹی وی پر "حج کی فلم" دکھائی گئی جس کو زیادہ تر لوگوں نے دیکھا، اسلام میں براہ راست فلم کی کیا حیثیت ہے؟ ایک شخص کہتا ہے کہ ویڈیو فلم ہر طرح کی جائز ہے کیونکہ یہ سائنس کی ایجاد ہے ۔ اور ترقی کی نشانی ہے لہٰذا اس کو استعمال میں لایا جا سکتا ہے بشرطیکہ اس میں عورتیں نہ ہوں ۔ کیا اس کا یہ خیال صحیح ہے؟

ج: جو شخص ٹی وی اور ویڈیو فلم کو جائز کہتا ہے ۔ وہ تو بالکل غلط کہتا ہے ۔ شریعت میں تصویر مطلقاً حرام ہے ۔ خواہ دقیانوسی زمانے کے لوگوں نے ہاتھ سے بنائی ہو یا جدید سائنسی ترقی نے اسے ایجاد کیا ہو ۔ جہاں تک "حج فلم" کا تعلق ہے ۔ اس کے بنانے والے بھی گناہ گار ہیں اور دیکھنے والے بھی، اور دونوں کو عذاب اور لعنت کا پورا پورا حصہ ملے گا ۔ دنیا میں تو مل رہا ہے، آخرت کا انتظار کیجئے ۔

دودھ میں ملاوٹ کرنا

س: میں ایک ملازم آدمی ہوں، اور دودھ کا کام کرتا ہوں، جس کا مجھے معاوضہ ملتا ہے ۔ میرا کام پاؤڈر یعنی خشک دودھ سے دودھ تیار کرنا ہے ۔ اور اصلی دودھ میں ملانا ہے ۔ یعنی ملاوٹ کرنا ہے ۔ حدیث شریف کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ملاوٹ کرنے والا ہم میں سے نہیں، کیا اس طرح میں بھی گناہ گار ہوں گا ۔ کیونکہ میں تو نوکری کرتا ہوں، میں اس میں بہت پریشان ہوں ۔

ج: ملاوٹ کرنا گناہ ہے ۔ اس گناہ کے کام کی ملازمت بھی گناہ ہے ۔ آپ کوئی حلال ذریعہ معاش تلاش کریں اور جب تک نہیں مل جاتا، اللہ کے سامنے اپنی گنہگاری کا اقرار کر کے معافی مانگتے رہیں ۔

س: نکاح کرتے وقت لڑکے سے چھ کلمے اور ایمانِ مفصل، ایمانِ مجمل سنتے ہیں یہ دونوں چیزیں لڑکے کو نہ آئیں تو کیا نکاح ہو جائے گا ۔

ج: نکاح تو کلمہ پڑھائے بغیر بھی ہو جاتا ہے ۔ مگر اس لیے پڑھا دیتے ہیں کہ اگر پہلے کوئی کفر بکا ہو تو اب مسلمان ہو جائے

ایک ضروری مسئلہ

ایک صاحبہ، کراچی ۔

س: میں ریاض الصالحین عربی جلد اوّل کی حدیث پڑھتی اور یاد کرتی ہوں ۔ کیا میں خاص ایام میں بھی ان عربی احادیث کو پڑھ اور یاد کر سکتی ہوں ۔

نیز قرآن کا ترجمہ بغیر عربی پڑھے بغیر ہاتھ لگائے صرف اردو ترجمہ دیکھ کر پڑھ سکتی ہوں اور ان کو خاص ایام میں یاد کر سکتی ہوں ۔

ج: دونوں مسئلوں میں اجازت ہے ۔

بزم ختم نبوت

ظلم کے خلاف آواز اٹھائیں

میری والدہ کی بچپن کی ایک سہیلی ہیں جو نوجوانی کی عمر میں بیوہ ہو گئیں تھیں ان کا بیوگی کی محنت و مشقت کا پالا ہوا بیٹا سندھ میں تعینات تھا۔ سننے میں آیا تھا کہ سندھ کے ڈاکوؤں نے اس کو فارگٹ بنا لیا ہے کیونکہ اس لئے کہ یہ افسر بہت ایمانداری سے ڈیوٹی سر انجام دیتا ہے اس کو ہم مار کر چھوڑیں گے۔ کئی دفعہ اس کو مارنے کی کوشش کی گئی لیکن وہ ہر دفعہ بچ نکلا۔ چند دن ہوئے ان کے گھر بیٹے کا جنازہ اس حالت میں آیا کہ مشین گن کا پورا برسٹ اس کے سر اور سینے پر لگا تھا اور اس کی شکل آخری دیدار کے قابل نہ رہی تھی۔ ان حالات میں انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ موجودہ جمہوریت صرف چوروں اور ڈاکوؤں کی بحالی ہے۔ یہ شریف انسان انتہائی مظلوم۔ خوفزدہ۔ اور بے بس ہے۔ آپ سے میری مودبانہ گذارش ہے کہ ظلم اور بربریت کے خلاف آواز اٹھانے میں میری مدد کرتے ہوئے صدر مملکت کے نام ارسال کردہ اپیل کو نمایاں طور پر چھاپ دیں تاکہ آپ کے جریدہ کی وساطت سے میری آواز اونچے ایوانوں تک پہنچائی جا سکے۔

(ناہید جہاں لودھی۔ لاہور)

صدر پاکستان کے نام اپیل

جناب عالی! مودبانہ گذارش ہے کہ میرے ماموں گروپ کیپٹن خان سکندر محمود ستارۂ جرأت کو مرزائی دشمنی کی وجہ سے ایئر فورس سے جبری ریٹائر کیا گیا تھا میرے ماموں کا قصور یہ تھا کہ انہوں نے قادیانی ایئر مارشل ظفر چوہدری کی مخالفت کی اور اس کو اقتدار سے نکلوانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ جس کی وجہ سے مرزائی مجرمانہ تنظیم سائے کی طرح ماموں کے پیچھے لگ گئی تھی۔

۱۴ مارچ ۱۹۸۶ء کو شیخوپورہ کے نزدیک ماموں کار کے درخت سے ٹکرا جانے کے حادثہ میں ہلاک ہو گئے حادثہ کی نوعیت میں کچھ ابہام ہے۔ ماموں جان کار میں بیٹھے تھے مثلاً یہ کہ درخت کی ٹکر کی ضرب کار کے حیدے والے رخ پر لگی تھی لیکن وہ چوٹ جس کی بنا پر ماموں کی فوری موت واقع ہو گئی ان کی الٹی کنپٹی پر لگی تھی رشتہ داروں نے یہ کیس کسی پولیس سٹیشن میں درج اس لئے نہیں کروایا کہ جو شخص انتقال کر جاتا ہے اس کو واپس نہیں لایا جا سکتا اس لئے کیس رجسٹر کروانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا میں رشتہ داروں کی حیثیت سے گذارش کرتی ہوں کہ مرزائی مجرمانہ تنظیم نے ایک مسلمان کا ناحق خون بہایا ہے۔ اگر مرزائی مجرمانہ تنظیم قانون سے بالاتر نہیں ہے تو پھر قادیانی ایئر مارشل ظفر چوہدری کا نام بطور قاتل کے درج کرتے ہوئے قانونی کاروائی کی جائے کیونکہ قادیانی ایئر مارشل ظفر چوہدری کے انتقامی جذبے کے حرکات کی وجہ سے یہ قتل ظہور پذیر ہوا ہے۔

(مس ناہید جہاں لودھی۔ لاہور)

بے ادب کا ادب کیوں؟

مکرمی جناب آپ کا شائع اور ارسال کردہ ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدگی سے مل رہا ہے سرورق دیکھ کر ہی ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ آپ سے ایک گذارش ہے کہ آپ جب ان خبیث اور مرتد قادیانیوں کے بارے میں کوئی بھی بات تحریر کریں اس میں کسی طرح کا ادب کا خیال نہ کریں۔ کیونکہ یہ لوگ انسانیت کے اس درجہ سے تعلق رکھتے ہیں کہ ان کو شریف آدمی کہنا بھی حماقت ہے۔ مثال کے طور پر آپ لکھا کریں کہ فلاں قادیانی مرتد نے یہ بات کہی یا مرزا غلام احمق نے یہ بات کہی تھی نہ کہ قادیانی لعین اور نہ ہی اس گدھے کو غلام احمد لکھا کریں بلکہ غلام احمق لکھا کریں کیونکہ احمد کے غلاموں کے کام کیا کبھی ماضی میں ایسے ہوتے ہیں یا حال یا مستقبل میں ہوں گے یقیناً نہیں انشاء اللہ نہیں ہوں گے۔ ایک بات اور شیزان مشروب ساز فیکٹری کے بارے میں آپ نے تفتیش کر کے لکھا ہے کہ وہ ان احمقوں کی ہے اس سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ ہمارے لوگوں نے ان کی مشروبات کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔

شاہ جی کا واقعہ بہت پسند آیا

آپ کا ختم نبوت انٹرنیشنل الحمدللہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ پچھلے شماروں میں آپ نے قادیانیت کے علاوہ عیسائیت کے خلاف بھی لکھا۔ اس سے مسلمانوں کا بہت فائدہ ہوا۔ اس سے علاوہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کے واقعات بہت پسند آتے، اس سے روحانی تسکین ہوتی ہے۔ شمارہ نمبر ۱۲ میں جو واقعہ سید امین گیلانی (شیخوپورہ) نے تحریر کیا تھا۔ جو کسی ملنگ کا تھا۔ جس میں ملنگ نے سرائیکی زبان میں کہا تھا۔ (کر سائیں آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے دربار وچ حاضر ہوساں تے عرض کریساں) یہ بات دل کو ایسی لگی کہ ہر وقت میرے ذہن اور کانوں میں ایسی گونجتی ہے۔ جیسے ابھی اور میرے سامنے کہی گئی ہو۔

اب کے رسالہ ۱۳، ۱۴ میں آپ نے حضرت کا کوئی واقعہ نقل نہیں کیا۔ اس لیے آپ سے گذارش ہے کہ کوئی نہ کوئی ایسا واقعہ اکابر کا ضرور لکھا کریں اس سے ایمان میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔ (جزاکم اللہ)

(محمد اقبال، بجرا پٹری کراچی)

تھوڑے ہی عرصہ میں ہو

رسالہ اتنا پھیلا ہے جیسے پرانا ہفت روزہ ہو

ختم نبوت رسالہ تھوڑے عرصہ میں اتنا پھیلا ہے جیسے بہت پرانا ہفتہ وار رسالہ ہو۔ کیوں نہ پھیلے پیغمبر دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا علمبردار ہے۔ یہ وہ خوشبو ہے۔ جسے سونگھ کر جمادات، نباتات حتی کہ حیوانات تک نے تصدیق کی ہے۔ اور آپؐ کا کلمہ پڑھا۔ یہ رسالہ ہر ہفتے پابندی سے ملتا ہے۔ ہم خدا کے حضور دست بدعا ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے زیادہ سے زیادہ ترقی اور اس کے ساتھ جتنے احباب منسلک ہیں سب کو مزید ہمت دے اور اس کی خوبصورتی میں دن بدن اضافہ ہو ہمیں رسالہ کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔

(میاں مشتاق احمد، اشفاق احمد، عبدالرحمٰن)

میاں آوٹز، کروڑ لعل عیسن

رکھنے والے غریب اور سادہ لوح مسلمانوں کو اسلام کی آڑ لے کر گمراہ کرنے میں مصروف تھیں۔ لیکن ختم نبوت کے روشن ضمیروں نے قرآن و سنت کی روشنی میں ختم نبوت رسالہ شروع کیا جو عالم اسلام کے ہر مسلمان کے دل و دماغ کو روشن کرتا ہوا ایک ایسے راستہ پر لے جاتا ہے جس سے اس کی دنیا بھی سنور جاتی ہے اور آخرت بھی۔

(عبدالستار۔ ماکی سندھ)

تنویر افضل جمال جماعت ششم، مانسہرہ

ہفت روزہ ختم نبوت واقعی بہت اچھا رسالہ ہے میں اس کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتا ہوں۔ میں اس رسالے کا نہایت شکر گزار ہوں کہ یہ رسالہ میرے مسلمان بھائیوں کو قادیانیوں کی تازہ ترین خطرناک سرگرمیوں سے خبردار کرتا ہے۔ خدا اس رسالے کو ترقی دے۔ آمین

دل باغ باغ ہو جاتا ہے

میں نے آپ کو ایک خط پہلے بھی ارسال کیا ہے رسالہ ختم نبوت بہت ہی اچھا رسالہ ہے۔ اس کو دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ اور اس کا ہر ہفتہ شدت سے انتظار رہتا ہے۔ (محمد اقبال ناظم، سرگودھا)

ملت اسلامیہ کے دل کی آواز

تحفظ ختم نبوت کا بے باک ترجمان اور ملت اسلامیہ کے دل کی آواز ہفت روزہ ختم نبوت پڑھنے کے بعد دل سے دعا نکلی، آپ حضرات کو ہزاروں مبارکباد آپ کا رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدگی سے منگوا تا ہوں۔ ماشاء اللہ یہ رسالہ اسلام کی روشنی اور نور ایمانی سے امت مسلمہ کے دلوں کو منور کر رہا ہے۔

(حافظ میر حسن، سکھر)

دل میں تمنا جاگ اٹھتی ہے

عرصہ دو سال سے ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ آپ کی محنت، کوشش، قربانی اور عشق مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نتیجہ ہے۔ کہ ہر جریدہ نبیؐ کی ختم نبوت کی حفاظت کی خاطر مر مٹنے کا پیغام لے کر آتا ہے اور یقین جانیے کہ ختم نبوت کی حفاظت کی خاطر جسم کے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کا جذبہ موجزن ہو جاتا ہے۔ اور دل میں تمنا جاگ اٹھتی ہے۔ کہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کرتے کرتے اپنی جان کا حقیر نذرانہ، عشق مصطفےٰ کی نذر کر دوں۔

(صفدر حسین کلیاہ، اسلام آباد)

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

میں نے قادیانیت پر لعنت بھیج دی اب ختم نبوت کا ادنیٰ غلام ہوں

اللہ تعالیٰ ختم نبوت رسالے کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ اور ختم نبوت کے مشن کے لئے کام کرنے والے ورکر کے دین و دنیا میں برکت عطا فرمائے آمین۔ میں عرصہ ڈیڑھ سال قادیانیت کے دجل میں پھنسا رہا کس طرح پھنسا رہا اور کس طرح نجات ملی۔ انشاء اللہ تفصیل لکھ کر بھیجوں گا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ختم نبوت کا ادنیٰ غلام ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بھی بخشی کہ ایک عیسائی کو دفتر ختم نبوت، استقلال آباد میں جو کہ میری دکان میں قائم ہے۔ تبلیغ کی، اس کا نام ولیم جان تھا۔ اب وہ مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی کے ہاتھ پر مسلمان ہو چکا ہے۔ اور اس کا اسلامی نام محمد ظفر اقبال ہے۔

علی عمران بھٹی، عمران جنرل اینڈ کریانہ مرچنٹ
پلاٹ ۱۸ - ۱۶ ایم استقلال آباد کالونی، سرگودھا۔

رسالہ اپنی مثال آپ ہے

ہفت روزہ ختم نبوت رسالہ آپ کی دعاؤں اور بھائیوں کی کوششوں سے باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ یہ رسالہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور تعاقب قادیانیت میں اپنی مثال آپ ہے۔ رسالہ پڑھنے سے دینی معلومات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ علمائے حق کے اس مقدس مشن کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔ آمین۔

میں اپنے اکابرین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایسے نازک وقت میں امت محمدیہ کو ان رسالوں کے ذریعہ بیدار کیا۔ جب کہ تمام باطل قوتیں اسلام سے عقیدت

گستاخانِ رسولؐ کے لئے سزائے موت کا مسئلہ

سید محمد ارشد بخاری ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ احمد پور شرقیہ

"گستاخ رسولؐ کے لیے سزائے موت کا مسئلہ" کچھ عرصہ سے وطن عزیز میں بعنوان اہل علم کے لیے موضوع سخن بنا ہوا ہے۔ ۱۰ جولائی ۱۹۸۶ء کے روزنامہ جنگ میں فیصل آباد کے معین باری صاحب کے خیالات پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ اور ۱۳ جولائی ۱۹۸۶ء کے اخبار میں سعید الرحمٰن صاحب علوی کے رشحات قلم نظر سے گزرے۔ اگر یہ علوی صاحب وہی ہیں جو کبھی خدام الدین لاہور کے ایڈیٹر تھے تو پھر ان کے خیالات ہمارے نزدیک باعثِ افسوس ہی نہیں بلکہ حیرت انگیز بھی ہیں۔ اسلامیات کے طالب علم ہونے کی حیثیت سے ہم بھی اس سلسلہ میں چند گذارشات پیش کرنا چاہتے ہیں۔

ا۔ گستاخ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا واجب القتل ہونا ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل حضرات خلفاء راشدینؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کے عمل، ائمہ دین کے اجماع اور چاروں مکاتب فکر کی فقہی تصریحات سے ثابت ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق تاریخ اسلام میں یہ پہلا موقع ہے کہ امت مسلمہ کے اس متفق علیہ مسئلہ کے خلاف آواز اس سرزمین سے اٹھی ہے جس کی جغرافیائی سرحدیں اسی نام پاک "محمد رسول اللہ" کی مرہون منت ہیں۔

۲۔ معین باری صاحب نے جن دلائل پر اپنے خیالات کی بنیاد رکھی ہے ان کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ قرآن و حدیث کی حد تک ان کا مطالعہ بڑا سطحی ہے۔ اور فقہ اسلامی سے وہ شاید بالکل ناآشنا ہیں۔ اپنے مضمون کا آغاز وہ ایک آیت قرآنی ترجمہ سے کرتے ہیں۔

"(اے محمدؐ) ہم نے تم کو دنیا جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے"

بقول ان کے تعزیرات پاکستان کے ضابطہ فوجداری کے ترمیمی بل کو پڑھ کر یہ آیت ان کے دماغ میں گھوم گئی جبکہ دوسری آیات کریمہ جو زیر نظر مسئلہ کے بارے میں زیادہ واضح ہیں ان کے ذہن کی رسائی نہ ہوئی، چند آیات ملاحظہ ہوں:

الف "بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کو دکھ دیتے ہیں، اللہ نے دنیا میں بھی ان پر پھٹکار نازل کی اور آخرت میں بھی ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا"

(احزاب: ۵۷)

ب "(پیغمبر) ان لوگوں کے لیے رحمت ہیں، جو تم میں سے

گستاخانِ رسولؐ کی سزا قتل ہے اور تمام فقہاء اس پر متفق ہیں

ایمان لے آئے، اور جو لوگ (بدزبانی کر کے) اللہ کے رسول کو ایذاء پہنچاتے ہیں، ان کے لیے دردناک عذاب ہے"

(توبہ: ۶۱)

ج "اے پیغمبر! آپ کافروں اور منافقوں سے جہاد کیجئے اور ان کے بارے میں سختی سے کام لیجئے اور ان کا ٹھکانہ تو دوزخ ہے ہی ..... یہ لوگ قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے ایسا نہیں کہا، حالانکہ انہوں نے منہ سے کفر کا کلمہ نکالا ہے اور وہ مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو گئے ہیں ــــ آخرت؟ کے لیے (اس قسم کی بدزبانی سے) باز آ گئے تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوگا۔ اور اگر یہ نہیں مانیں گے یعنی آئندہ کسی نے کوئی بدزبانی کی) تو اللہ ان کو دردناک عذاب دے گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور روئے زمین پر نہ کوئی ان کا حامی نہ مددگار"

(توبہ: ۷۳، ۷۴)

د "اے ایمان والو! تم آس پاس کے کافروں سے قتال کرو اور وہ تمہارے اندر سختی دیکھیں"

(توبہ: ۱۲۳)

مطلب یہ ہے کہ تم ان کے بارے میں کوئی نرم روش اختیار نہ کرو۔

ہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کا نقشہ ان لفظوں میں کھینچا ہے کہ "وہ مسلمانوں کے بارے میں نرم خو اور کافروں کے بارے میں ٹھوس اور مضبوط ہوتے ہیں (مائدہ ۵۴، فتح: ۲۹)

یہاں پر یہ بتا دینا مناسب ہوگا کہ معین صاحب نے اپنی تائید میں جو آیات نقل کی ہیں وہ مکی سورتوں کی ہیں، جو ہجرت سے پہلے نازل ہوئی تھیں، اس وقت بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کو صبر و تحمل اور عفو و درگزر کی تلقین کرنا حالات کے عین مطابق تھا۔ اور ہم نے اوپر جو آیات نقل کی ہیں، یہ مدنی سورتوں سے لی گئی ہیں۔ تاریخ اور سیاست کے طالب علم بخوبی جانتے ہیں کہ ہجرت کے بعد تدریجاً جہاد کے احکام نازل ہوئے اور ہر ذی شعور آدمی اس بات کا فیصلہ کر سکتا ہے کہ جب اسلامی حکومت ٹھوس بنیادوں پر قائم ہو چکی ہو تو کیا پھر بھی اسلام دشمن عناصر کے حق میں چشم پوشی اور نرمی سے کام لینا مناسب ہے؟ کیا پھر بھی دین اسلام کے مرکز و محور یعنی ذات والا صفات کے برخلاف بکواس کرنے والے کی کھلی چھٹی دے دی جائے؟ ذرا سوچیے تو آپ اس روش کو حسنِ اخلاق کا نام دیں گے یا مداہنت اور بے غیرتی کا؟

۳۔ اب یہ دیکھتے ہیں کہ گستاخ رسولؐ کے بارے میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طرز عمل کیا ہے۔ ویسے تو سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے والے حضرات جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یہودی سرداروں سلام بن ابی الحقیق اور کعب بن اشرف کو اپنے آدمی بھیج کر قتل کرا دیا تھا۔ جہاں تک اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں کا تعلق ہے اس میں دوسرے عرب اور یہودی سردار ان دونوں سے پیچھے نہیں تھے۔ ان کا سب سے بڑا جرم یہ تھا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ (وسلم) کے خلاف بدزبانی کرتے تھے۔ کعب عربی زبان کا شاعر تھا

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گوئی کرتا تھا (دیکھئے کتب حدیث وسیرت، یحییٰ وطبری) سلام بن ابی الحقیق کا تھا۔ اس دریدہ دہنی اور بدزبانی کے نتیجہ میں یہ دونوں کیفر کردار کو پہنچے۔

ب فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عفو وکرم کا وہ نمونہ پیش کیا جو پوری تاریخ انسانیت میں اپنی مثال آپ ہے۔ اس کے باوجود آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے چند افراد کے بارے میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بدزبانی کرتے تھے حکم دے دیا کہ جہاں کوئی ملے اُسے قتل کر دیا جائے۔ حتیٰ کہ عبداللہ بن خطل کی دو لونڈیاں، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں نظمیں گایا کرتی تھیں۔ اُن کے بھی قتل کر دینے کا حکم دیا۔ اُن دو میں ایک تو موقعہ پاکر اسلام لے آئی۔ اور خواستگار عفو بن کر دربار رسالت میں حاضر ہو گئی۔ دوسری قتل ہو کر واصل جہنم ہوئی اسی طرح ایک اور عورت سارہ نامی کے متعلق بھی قتل کا حکم صادر ہوا۔ سیرت ابن ہشام میں لکھا ہے۔ کہ اس کا جرم بھی یہی تھا کہ وہ مکہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بدزبانی کرتی پھرتی تھی

(ج) شفاء سیرت کی ایک نہایت معتبر کتاب ہے۔ جس کے مصنف چھٹی صدی ہجری کے ایک جلیل القدر محدث ہیں۔ اس کتاب میں زیر نظر مسئلہ پر بڑی بسط سے کلام کیا گیا ہے اُس میں مذکورہ بالا واقعات کے علاوہ متعدد دوسرے واقعات بھی لکھے ہیں۔ جامع عبدالرزاق کے حوالے سے ایک واقعہ تو کسی مرد کا لکھا ہے۔ جس نے بدزبانی کی تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابی حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیج کر اُسے مروا دیا۔ ایک واقعہ کسی عورت کا لکھا ہے۔ جو شانِ اقدس میں گستاخی کرتی پھرتی تھی تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت خالدؓ بن ولید کو بھیج کر اُسے فی النار والسقر کرا دیا۔ ایک واقعہ یہ لکھا ہے کہ ایک صحابیؓ بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا! حضورؐ! میں نے اپنے باپ کو آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بدزبانی کرتے سنا تو میں نے اُسے قتل کر دیا۔ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ سُن کر کوئی ناگواری ظاہر نہ فرمائی۔

اسی شفاء میں مصنف نے اپنی سند کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ

"جو شخص کسی نبی کو بُرا بھلا کہے اُسے قتل کر دو۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، خاندان نبوت کے ایک نہایت ذمہ دار اور معتبر فرد ہیں۔ اُن کی زبانی دو واقعے سُن لیجئے۔

پہلا واقعہ یوں ہے کہ ایک نابینا آدمی کی ایک لونڈی تھی جس سے اُس کے دو لڑکے تھے، وہ شانِ اقدس میں گستاخی کی مرتکب ہوتی تھی۔ اُس کے روکنے کے باوجود باز نہ آتی تھی۔ ایک رات اُس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا بھلا کہنا شروع کیا تو وہ برداشت نہ کر سکا۔ اُٹھ کر اُسے مار ڈالا، صبح ہوئی تو یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: اُس کا خون روا ہے۔ یہ واقعہ ابوداؤد وغیرہ میں مذکور ہے۔

> حضورِ اقدس کی شان میں بدزبانی اتنا بڑا جرم ہے کہ اگر کوئی عورت بھی کرے تو اسے کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے۔

دوسرا واقعہ یوں ہے کہ انصار کی ایک شاخ میں ایک عورت شاعرہ تھی (اس کا نام عصماء تھا) وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا، یہ ذمہ داری کون قبول کرتا ہے اس کا کام تمام کر دے؟ — اس کی برادری کا ایک آدمی (عمیر نامی) کھڑا ہو گیا چنانچہ اس نے اُسے مار ڈالا (ابن سعد)

غور کرنے کا مقام ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدزبانی اور گستاخی اتنا سنگین جرم ہے۔ کہ اگر کوئی عورت بھی اس کی مرتکب ہو تو اسے کیفر کردار تک پہنچانا ضروری ہو جاتا ہے۔ جبکہ عام حالات میں کافروں سے جنگ ہو رہی ہو تو شریعت کا حکم ہے کہ کسی عورت کو قتل نہ کیا جائے۔

۴۔ اب ذرا خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین اور صحابہ کرامؓ کا طرزِ عمل بھی سُن لیجئے۔

الف: حدیث کی مشہور کتاب نسائی شریف میں ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بے ادبی کے ساتھ پیش آیا تو ابو برزہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے کہ اس کی گردن اُڑا دیں کہ وہ جانشین رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ گستاخی کا مرتکب ہوا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہہ کر انہیں روک دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کو بُرا بھلا کہنے سے آدمی قتل کی سزا کا مستحق نہیں ہو جاتا۔

ب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گذر ایک پادری کے پاس سے ہوا۔ کسی نے انہیں بتایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا بھلا کہتا ہے۔ فرمایا: اگر میں اسے بدزبانی کرتے ہوئے سُن لیتا تو میں اُسے قتل کر دیتا۔ ہم نے جو ان کو پناہ دے رکھی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کوئی گستاخی کریں (زاد المعاد)

حافظ ابن قیم رحمتہ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں فتح مکہ کے واقعہ سے مختلف مسائل استنباط کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس سے یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بدزبانی کرے تو اُس کو قتل کر دیا جائے (آگے چل کر لکھا ہے) "اُس پر خلفاء راشدین کا اتفاق ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین میں سے کوئی اس کے خلاف نہیں ہے۔"

۵۔ اپنی گذارشات ختم کرنے سے پہلے ہم یہاں چند حوالے درج کرتے ہیں تاکہ قارئین کو مزید اطمینان ہو جائے۔

الف: قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز کتاب "شفاء" میں نقل فرماتے ہیں۔

"جمہور علماء امت کا اس پر اتفاق ہے کہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بدزبانی کرے اُسے قتل کر دیا جائے یہی قول امام مالکؒ، لیث بن سعدؒ، احمد بن حنبلؒ اور اسحٰقؒ کا ہے اور یہی مذہب امام شافعیؒ کا ہے ان ائمہ کے نزدیک ایسے آدمی کی توبہ بھی قبول نہیں ہے۔ ایسے ہی امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ

اور ان کے شاگردوں، سفیان ثوریؒ اور دیگر علماء کوفہ اور امام اوزاعیؒ نے کہا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک ایسا آدمی مرتد ہو جاتا ہے۔

ب : امام قاضی ابو یوسف کتاب "الخراج" میں فرماتے ہیں۔
کوئی مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہے یا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تکذیب کرے یا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عیب جوئی یا تنقیص کرے تو وہ کافر ہو گیا۔ اُس کی بیوی اس سے جدا ہو گئی۔"

ج : فقہ حنفی کی مشہور کتاب "درمختار" میں ہے۔
"جو شخص کسی پیغمبر کو گالی دینے کی وجہ سے کافر ہو گیا ہو اُسے بطور سزا (حدہ) قتل کر دیا جائے۔ اور اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔"

د : فقہ حنفی کی ایک معتبر کتاب خلاصۃ الفتاوٰی میں ہے۔
"جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کرے یا کسی دینی معاملہ یا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات یا کسی صفت میں عیب نکالے خواہ وہ شخص آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اُمت میں سے ہو، یا غیر اُمتی ہو اہل کتاب میں سے ہو یا غیر کتابی، ذمی ہو یا حربی، یہ جرم اس سے عمداً صادر ہوا ہو یا سہواً اور غفلت کی بناء پر، سچ مچ ایسا کرے یا مخول کے طور پر، ہر صورت میں وہ کافر ہو گیا۔ اگر وہ توبہ بھی کرے تو اُس کی توبہ قبول نہیں ہوگی، نہ خدا کے نزدیک نہ بندوں کے نزدیک۔ شریعت مطہرہ میں تمام متاخرین کے نزدیک اور متقدمین فقہاء کے نزدیک اُس کا حکم یہ ہے کہ اُسے قتل کر دیا جائے۔ بادشاہ یا اس کا نائب (با اختیار حاکم) قتل کا فیصلہ دینے میں کوئی نرمی نہ برتے۔"
(خلاصۃ الفتاوٰی ج ۴ ص ۳۸۶)

ھ : فقہاء احناف میں سے ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ گستاخ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مرتد ہو جاتا ہے۔ اگر وہ قانون کی گرفت میں آنے سے پہلے کہیں صدق دل سے توبہ کر لے تو اس کی توبہ قبول ہوگی۔ لیکن جہاں تک نوعیت جرم کا تعلق ہے۔ اس کی سزا قتل ہے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔
"خلاصہ یہ کہ گستاخ رسولؐ کے کفر اور اس کے مباح الدم ہونے میں کوئی شک شبہ نہیں۔ چاروں ائمہ سے منقول ہے۔ البتہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ اگر وہ توبہ کر کے بجبر اسلام قبول کر لے تو اُس کی یہ توبہ صحیح ہوگی یا نہیں تو ہمارے نزدیک تو قبول ہو جائے گی، مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک نہیں۔"

مذکورہ بالا عبارات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جہاں تک گستاخ رسولؐ کے جرم کا تعلق ہے حتمی طور پر اُس کی سزا قتل ہے، اور تمام فقہاء اُمت اس پر متفق ہیں۔

کیا کتاب و سنت اور فقہ اسلامی کے ان واضح دلائل کے باوجود غازی علم الدین شہیدؒ کی سرزمین میں جنم لینے والے کسی شخص کو یہ کہنے کا حق پہنچتا ہے کہ کوئی مردود ملا جیال کا کردار ادا کرے اور اس کے بارے میں نرمی اور عفو و درگزر سے کام لیا جائے؟

۶۔ علوی صاحب نے اپنے مضمون میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک روایت کا سہارا لیا ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔ اول تو علوی صاحب نے حدیث آدھی نقل کی ہے اور باقی آدھی گول کر گئے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اسی روایت میں آگے یہ الفاظ بھی موجود ہیں کہ آنحضورؐ کسی معاملہ میں اپنی ذات کی خاطر تو انتقام نہیں لیتے تھے، ہاں البتہ اگر محارم خداوندی میں سے کسی چیز کی ناقدری کا معاملہ ہوتا تو پھر اللہ کی خاطر انتقام لیتے تھے۔ اس کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی موجود ہے "کہ میں تم سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے" اس لیے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی عفو و کرم سے اور مصلحت اندیشی سے کام لیا اور کبھی قانونی کارروائی سے کام لیا۔ مجرم کو قرار واقعی سزا دی تو اس میں تعجب کی کون سی بات ہے؟ علاوہ ازیں علماء اُمت نے ایک نکتہ بھی پیدا کیا ہے وہ یہ اگر کسی نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کوئی گستاخی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف فرما دیا تو آپؐ کی مرضی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم معاف کر دیں یا بدلہ لیں، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُمت کے لیے قطعاً روا نہیں کہ گستاخ رسولؐ کے بارے میں نرمی اور مداہنت سے کام لے۔ فرض کیجیے بالفرض اگر آپ کی موجودگی میں کوئی شخص آپ کے والد بزرگوار سے گستاخانہ پیش آئے۔ وہ اپنی بزرگانہ شفقت کے پیش نظر عفو و درگزر سے کام لیتے ہیں۔ لیکن کیا آپ کا خون بھی ایسے موقع پر منجمد رہے گا؟ اگر واقعی آپ بے جا صبر و تحمل سے کام لیتے ہیں تو معاف کیجیے آپ میں غیرت کی کمی ہے۔ خاندانی عزت اور وقار آپ کے بارے میں آپ بڑے بے حس ہیں۔

گستاخ رسولؐ کے بارے میں چشم پوشی اور نرمی سے کام لینا نہ تو علم الاخلاق کا مسلک ہے، نہ سیاست مدنیہ کا تقاضا ہے اور نہ شریعت ہی کا یہ مطالبہ ہے کہ ایک اسلامی مملکت میں فرماں روائی کے پورے اختیارات ہونے کے باوجود آپ اس معاملہ میں ٹھنڈے رہیں۔ بلکہ اس کے برعکس قرآن کریم کا یہ فرمان ہے۔

باقی ص ۲۵ پر

ایجنٹ حضرات کی ضرورت

ہفت روزہ ختم نبوت کیلئے صوبہ سندھ میں ٹھٹھہ، دادو، نواب شاہ اور لاڑکانہ کیلئے صوبہ پنجاب میں خانپور ضلع رحیم یارخان، مظفرگڑھ، خانیوال، فیصل آباد، جہلم، چکوال، تلہ گنگ، راولپنڈی اور ملک کے لیے ایجنٹ حضرات کی ضرورت ہے۔ ختم نبوت کے مشن سے لگاؤ رکھنے والے حضرات دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم۔ اے جناح روڈ کراچی ۳ کے پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ (ادارہ)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عالمی وفد کی کینیڈا کے مشہور شہر ایڈمنٹن میں پریس کانفرنس

پاکستان ایک جمہوری ملک ہے۔ اس میں تمام اقلیتیں امن و امان سے پاکستان کے وفادار شہری کی حیثیت سے رہ رہی ہیں۔ ان کو وہ تمام حقوق حاصل ہیں جو ایک وفادار شہری کو حاصل ہونے چاہئیں۔ قادیانی جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ یہ ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار ہیں جس نے دعویٰ کیا کہ وہ نبی اور رسول ہے۔ (دافع البلاء ص)
اس شخص نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ایسی نازیبا باتیں کہیں جو مسلمان قوم کے لیے انتہائی پریشان کن ہیں۔ مثلاً اس نے اپنی کتاب کشتی نوح صفحہ ۶۵ پر لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ اپنی کتاب انجام آتھم میں لکھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی نانیاں اور دادیاں زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ اس شخص نے اپنے پیروکاروں کے علاوہ تمام دنیا کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔

جبکہ ہم مسلمان قوم اپنی کتاب قرآن مجید کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ رب العزت کا ایک جلیل القدر معصوم نبی تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت مریم علیہا السلام کو قرآن مجید نے اپنے زمانہ کی نیک عورتوں کا سردار قرار دیا ہے۔ قرآن مجید کی ایک سورت ان کے نام سے منسوب ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ تمام باتیں لکھ کر اپنے آپ کو اسلام کا صحیح نمائندہ قرار دیا۔ یہ مسلمان قوم کے وقار کو مجروح کرنے کی سازش تھی۔ ہم مسلمان قوم اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہوں گے۔ جبکہ قادیانی لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح مانتے ہیں۔ مسلمانوں کے نزدیک یہ بات جعل سازی اور دھوکہ دہی ہے۔

مرزائیوں کے ان خلاف اسلام عقائد کے باعث تمام عالم اسلام کے علماء، مفتیان کرام، رابطہ عالم اسلامی، پاکستان کی پارلیمنٹ، پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ پاکستان پارلیمنٹ کا فیصلہ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دور میں ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو ہوا۔ اسمبلی کے تمام ممبران، حزب اقتدار، حزب اختلاف کے اس پر دستخط ہیں۔ پاکستان کے تمام مسلمان مکاتیب فکر و پوری دنیا میں رہنے والے تمام مسلمان مرزائیوں کو غیر مسلم اور اپنے سے الگ ایک اقلیت تسلیم کرتے ہیں۔

جبکہ قادیانیوں کا پاکستان اور بیرونی دنیا میں یہ بے جا اصرار ہے کہ ہمیں غیر مسلم عقائد کے باوجود مسلمان تسلیم کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے پاکستان پارلیمنٹ کے فیصلہ کے خلاف اپنے آپ کو جب مسلمان کہا تو اس سے قانون شکنی ہوئی۔ مرزائیوں نے نہ صرف پاکستان میں تخریب کاری کی بلکہ کینیڈا میں پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش کی۔ حالانکہ پاکستان میں ایک قادیانی کو ایک قادیانی ہونے کی حیثیت سے ملازمت سے نہیں نکالا گیا۔ بلکہ تمام محکموں بشمول فوج کے قادیانی نہ صرف موجود ہیں۔ بلکہ اہم اور کلیدی عہدوں پر براجمان ہیں۔

قادیانی پاکستان کے خلاف کینیڈا میں پروپیگنڈا کرکے دو فائدے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اپنے آپ کو غلط طور پر مظلوم ثابت کرکے امیگریشن کے ذریعہ دیگر اپنے عقائد کے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ کینیڈا میں رہائش دلوا سکیں۔

دوسرا یہ کہ پاکستان کو اقوام متحدہ یا دوسرے اداروں میں انٹرنیشنل لیول پر اتنا بدنام کر دیا جائے کہ جمہوری ممالک کی اخلاقی امداد سے پاکستان محروم ہو جائے۔ تاکہ مشکل وقت میں یہ ممالک پاکستان کی امداد نہ کریں۔ روس ایک جارح اور توسیع پسندانہ عزائم رکھنے والا ملک پاکستان کی سرحد پر بیٹھا ہے۔ قادیانی پاکستان میں تخریب کاری اور خانہ جنگی کے ذریعہ لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کرکے ایک سپر جارح پاور کو پاکستان میں مداخلت کا جواز پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

ان حالات میں پاکستانی قوم سے جو کینیڈا میں مقیم ہے۔ ان سے ہماری درخواست ہے کہ وہ قادیانی جماعت کے غلط پروپیگنڈہ کا موثر جواب دیں۔ اور کینیڈا گورنمنٹ سے ہماری درخواست ہے کہ وہ اعلیٰ سطح کا وفد پاکستان بھیج کر آزادانہ طور پر پاکستان میں گھوم پھر کر رپورٹ منگوانا چاہیے۔ کہ واقعی پاکستان میں حکومت ان پر ظلم کر رہی ہے اگر ثابت ہو جائے کہ پاکستان میں ان پر کوئی ظلم نہیں ہو رہا تو پھر غلط بیانی اور غلط افواہیں پھیلانے والے قادیانیوں کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔ مغربی جرمنی میں بھی پاکستان میں اپنی مظلومیت کا راگ الاپ کر انہوں نے سیاسی پناہ حاصل کی۔ تو مغربی جرمنی کی حکومت نے اپنا نمائندہ بھیج کر پاکستان میں تحقیقات کیں۔ جب یہ ثابت ہو گیا۔ کہ پاکستان میں ان پر کوئی ظلم نہیں ہو رہا۔ قادیانی جماعت کا پروپیگنڈہ غلط اور گمراہ کن ہے۔ تو انہوں نے سیاسی پناہ لینے والے قادیانیوں کو واپس کرنے کا مرحلہ وار پروگرام مرتب کیا ہے۔ امید ہے کہ کینیڈا گورنمنٹ بھی ایسا اقدام کرکے پاکستانی قوم کو مطمئن کرے گی۔

مولانا محمد رمضان آزاد کا تبلیغی دورہ

ٹنڈو غلام علی (نمائندہ ختم نبوت) گذشتہ جمعۃ المبارک کو مولانا محمد رمضان آزاد مبلغ ختم نبوت نے مسجد قاسمی مبارک ٹنڈو غلام علی میں ختم نبوت کے موضوع پر تقریر میں کہا کہ قادیانی مسلمانوں کو قادیانی بنانے کے لیے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ مولانا اسلم قریشی کے قاتلوں اور مجرم مشتاق ملک امان اللہ وغیرہم کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ اور قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔

ختم نبوت فی القرآن

مولانا غلام رسول فیروزی

ضرب خاتم بر مرزائی شاتم

اثبات ختم نبوت ورد قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

ختم نبوت پر اسرائیلی اور نصرانی شہادتیں

چونکہ توریت اور انجیل محرف ہو چکی ہیں اور ابھی سلسلہ تحریف جاری ہے۔ اس لئے زیادہ تر احادیث نبویہ اور آثار صحابہؓ و تابعینؒ پر اعتماد کیا ہے۔

۱۔ پچیس سال کی عمر میں جب حضورؐ، حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا مال تجارت لے کر میسرہ کی معیت میں شام گئے اور نسطورا راہب سے ملاقات ہوئی تو نسطورہ راہب نے آپ کا حلیہ مبارک غور سے دیکھا اور دیکھ کر یہ کہا۔

ھو ھو آخر الانبیاءؑ۔

یعنی یہی شخص، یہی شخص آخری نبی ہے۔

("طبقات ابن سعد ۱۰۱")

۲۔ تبع شاہ یمن نے ایک مرتبہ بلاد عرب کا دورہ کیا۔ جب مدینہ سے گذر ہوا تو کسی وجہ سے مدینہ کے باشندوں کے قتل کا حکم دیا۔ دو یہودی عالم بادشاہ کے ہمراہ تھے انہوں نے بادشاہ کو منع کیا اور کہا۔

فانھا مھاجر نبی یکون فی آخر الزمان

یہ شہر اس نبی کا دار الہجرہ ہے۔ جو آخر زمانہ میں ہو گا۔

بادشاہ نے اپنا ارادہ ترک کر دیا اور واپس ہوا۔ جب مکہ مکرمہ سے گذر ہوا۔ تو خانہ کعبہ کو منہدم کرنے کا ارادہ کیا۔ انہی دو عالموں نے بادشاہ کو پھر منع کیا اور کہا یہ گھر ابراہیمؑ خلیل اللہ کا بنایا ہوا ہے۔

وانہ سیکون لہ شان عظیم علی یدی ذلک النبی المبعوث فی آخر الزمان

ترجمہ۔ اور اس خانہ کعبہ کی آئندہ زمانہ میں ایک عجیب شان ہو گی جو اس نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہو گی جو آخر زمانہ میں مبعوث ہو گا۔

بادشاہ نے خانہ کعبہ کا احترام کیا اور اس کا طواف کیا اور غلاف چڑھایا اور یمن کو واپس ہوا حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ ابن عساکرؒ نے اس قصہ کو متعدد طریقہ کے ساتھ ابی کعب، عبداللہ بن سلامؓ عبداللہ بن عباسؓ اور کعب بن احبارؓ اور وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر صفحہ نمبر ۱۶)

سعد بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ یہود بنی قریظہ اور یہود بنی نضیر کے علما نبی کریمؐ کی جب صفات بیان کرتے تو یہ کہا کرتے تھے۔

انہ نبی وانہ لا نبی بعدہ و اسمہ احمد

(خصائص کبریٰ صفحہ ۳۷ سیوطی)

بلاشبہ یہ نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور توراۃ اور انجیل میں آپؐ کا نام احمد ہے

(قرآن سے توثیق) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

الذین اتینھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم

("البقرہ")

ترجمہ:۔ "وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی آپؐ کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسے کہ وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں"۔

ختم نبوت مرزا کی نظر میں

حضور اکرمؐ کی شان اسی میں ہے کہ ان کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین کو ناقص نہیں چھوڑا بلکہ اسے مکمل کر دیا ہے لہٰذا اب کسی نبی کی ضرورت نہیں چنانچہ مرزا اپنی کتاب "آسمانی فیصلہ" کے صفحہ ۳ سطر ۱۰ اور ۱۱ پر لکھتا ہے کہ

۱۔ "میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"۔

تریاق القلوب صفحہ ۱۰۳ پر لکھتا ہے کہ "اس جگہ کسی کو وہم نہ گذرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزوی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی سے ہو سکتی ہے" یعنی مرزا غیر نبی ہے اور حضرت عیسیٰؑ نبی ہیں۔

حمامۃ البشریٰ صفحہ ۹۷ پر لکھتا ہے"۔

(صفحہ ۱۱۹ طبع ربوہ)

وما کان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من اسلام والحق لقوم کافرین۔

یعنی " یہ مجھ سے کیسے ہو سکتا ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کفار سے جا ملوں۔ پس مرزا قادیانی کے عقیدے کے مطابق محمدؐ کے بعد دعویٰ نبوت اسلام سے خارج ہونے اور کفر سے ملحق ہونے کے مترادف ہے۔

سوال نمبر ۱:۔ عیسیٰؑ حضور اکرمؐ کے بعد نازل ہوں گے پھر حضورؐ آخری نبی کیونکر ہو سکتے ہیں؟۔

جواب:۔ اس سوال کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے مزید وضاحت ملاحظہ ہو۔

۱۔ عیسیٰ وہی ہوں گے جو پہلے تھے اور حضرت عیسیٰؑ پر ہم پہلے ایمان لا چکے ہیں اُن کے دوبارہ آنے سے ایمانیات میں اضافہ نہیں ہو گا۔ ہاں ایسا نہیں ہو سکتا کہ حضور اکرمؐ کے بعد کسی کو نبوت ملے اور اس نبی پر ایمان لانا پڑے۔

۲۔ حضرت عیسیٰؑ کا دوبارہ آنا اس بات کا ثبوت ہے کہ اب کوئی نبی باقی نہیں بچا۔ سب کے سب

آچکے اور آخری نبی بھی آچکے اور چونکہ آخری نبی کے بعد کوئی نبی باقی نہیں بچا اس لئے پہلے انبیاءؑ میں سے کسی کو دوبارہ لانے کی ضرورت پیدا ہوئی۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کے دوبارہ آنے کا اعلان دراصل ختم نبوت کا اعلان ہے۔

۳۔ حضرت عیسیٰؑ کا نزول آنحضرتؐ کے بعد ہوگا لیکن نئے نبی کے لحاظ سے نہیں بلکہ اُمت محمدیہ کے افراد میں سے ایک عظیم فرد کے طور پر اور "لتؤمنن بہ ولتنصرنہ" کے عہد کی تکمیل کیلئے دینِ اسلام کی تبلیغ و رسالت کے لئے اور یہ بتلانے کے لئے کہ جب ایسے عظیم پیغمبر بھی اب اُمتی ہی اُمتی بن گئے ہیں اور دعویٰ رسالت ترک کرکے بیٹھے ہیں تو پھر کسی دوسرے کو نبوت کا دعویٰ کیسے زیب دیتا ہے۔

۴۔ ایک مثال ملاحظہ ہو:۔ ایک محفل میں زید آخر پہ آیا۔ کوئی دوسرا آدمی جو زید سے پہلے آچکا تھا باہر کسی کام کے سلسلے میں گیا اور کام کرکے دوبارہ واپس آگیا۔ چونکہ اس آدمی کا دوبارہ آنا اصل مقصد میں قابل اعتبار نہیں لہٰذا آخر میں آنے والا زید ہی ٹھہرا۔ اور باہر جاکر دوبارہ آنے والے کو آخری نہیں کہیں گے۔ اسی طرح ایک دفعہ آچکنے والے نبیوں میں سے اگر کوئی نبی آجائے تو حضور اکرمؐ کے آخری ہونے پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ سمجھنا کفر ہے کہ حضور اکرمؐ لانبی بعدی کہتے وقت عیسیٰ علیہ السلام کو بھول گئے تھے قال اللہ تعالیٰ۔ وما ینطق عن الھویٰ ٥ ان ھو الا وحی یوحیٰ ٥ (النجم)

اس لئے آپؐ پر نکتہ چینی کرنا۔ وحی الٰہی پر نکتہ چینی کرنے کے مترادف بلکہ خدا کی مشیت پر حملہ ہے حاصل یہ کہ عیسیٰ کو نبوت حضور اکرمؐ سے پہلے مل چکی ہے۔

سوال نمبر ۲:۔ شاہ عبدالعزیز کو خاتم المحدثین کا لقب دیا گیا اس کے معنی آخری محدث نہیں بلکہ بہترین محدث ہیں۔ یہی معنی خاتم النبیین کے بھی ہیں؟

جواب:۔ خاتم المحدثین کے معنی بھی آخری محدث کے ہیں اس محاورے کی وجہ یہ ہے کہ ایسا کہنے والے کو مستقبل کا علم نہیں ہوتا۔ وہ اپنی معلومات اور وقتی علم کے لحاظ سے اس کو آخری محدث کہہ دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کا علم وقتی نہیں بلکہ اُسے مستقبل کا بھی علم ہوتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ اگر کسی کو خاتم النبیین کہے تو وہ واقعی آخری نبی نہیں ہوگا۔

بین الاقوامی ختم نبوّت کانفرنس لندن

مولانا زاہد الراشدی کا خطاب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد! قابل احترام علماء کرام مشائخ عظام دوستو بزرگو بھائیو!

آپ حضرات نے ایمان، عقیدت، جذبات، جوش و خروش کی باتیں سماعت فرمائیں میں چاہتا ہوں کہ تھوڑا سا جذبات کی اس فضا سے دوسرے چلوں اور ہوش کی دنیا میں لاؤں اور آج آپ کے سامنے یہ عرض کرنے کی کوشش کروں کہ آج کی دنیا میں قادیانی عالم اسلام کے خلاف مسلمانوں کے خلاف کس محاذ پر کس شعبے پر کس انداز سے لڑ رہے ہیں۔ مجھے عنوان بھی یہی دیا گیا ہے۔

حضرات محترم! میں قادیانیوں کے سیاسی کردار کے حوالے سے پہلی بات یہ کروں گا کہ بنیادی طور پر قادیانی گروہ ایک سیاسی گروہ ہے جس نے مذہب کا لبادہ اپنے سیاسی کردار پر پردہ ڈالنے کے لیے اوڑھ رکھا ہے۔ بنیادی طور پر برٹش سامراج نے برصغیر پر اپنے قبضے کے دوران مسلمانوں میں مسلمان نظر آنے والے ایجنٹوں کا گروہ پیدا کیا جو مسلمان کے خلاف برٹش سامراج کی ایجنٹ کا کردار ادا کرے۔ یہ پہلا کردار تھا جو پورے انگریزی اقتدار کے دور نامسعود میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جانشین مرزا بشیر الدین محمود وغیرہ نے ۱۹۴۷ء تک انگریزوں کے لیے جاسوسی کا کردار تسلسل کے ساتھ ادا کیا۔

قادیانیوں کے سیاسی کردار کا دوسرا حصہ:۔ اس وقت سامنے آیا جب برصغیر تقسیم ہو رہا تھا۔ ہندوستان اور پاکستان کی تقسیم ہو رہی تھی۔ قادیانیوں نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ضلع گورداسپور کو پاکستان میں شامل کرنے کے بجائے ہندوستان کے حوالے کیا۔ یہ ایک سازش تھی جس کے نتیجے میں انڈیا کو کشمیر کا راستہ ملا۔ کشمیر کا مسئلہ پیدا ہوا۔ اس پر انڈیا نے قبضہ کیا اور کشمیر پر پاکستان اور ہندوستان کے درمیان مستقل جنگ کی کیفیت پیدا ہوتی رہی۔ یہ سامراج کی سازش تھی کہ دونوں ملک لڑتے رہیں۔ اپنے ملک و عوام کی خدمت نہ کرسکیں۔ یہ ملک ترقی نہ کرسکے۔ اس کے لیے قادیانیوں کو استعمال کیا گیا اور وہ سر جھکا کر استعمال ہوتے رہے۔

قادیانیوں کے سیاسی کردار کا تیسرا مرحلہ یا اس وقت سامنے آیا جب پاکستان بن گیا تو اس وقت مرزا کا جانشین مرزا بشیر الدین نے ایک الہام کا ہوا کرکے اپنے پیروکاروں کو یہ سبق دیا کہ یہ پاکستان ہماری منزل نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ الہام یہ ہے کہ پاکستان ختم ہوگا۔ اس کا وجود عارضی ہے۔ اور اکھنڈ بھارت بنے گا۔ یہ مرزا بشیر الدین محمود کہہ رہے ہیں اور اپنے پیروکاروں کو مسلسل تیاری کر رہا سیاسی کردار آج کے بعد اس پاکستان کو ختم کرنا ہے۔ نقصان پہنچانا ہے۔

حضرات محترم! جب پاکستان دولخت ہوا۔ سقوط ڈھاکہ کا حادثہ پیش آیا۔ آپ کی نوے ہزار فوج ہندوستان کے قبضے میں گئی۔ اس وقت دنیائے اسلام کا کیا حال تھا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اس وقت یحییٰ خان جو ڈھاکہ کے جانے میں مرکزی کردار کا

ایک ہے۔ اس کا سب سے بڑا معاون، مشیر، ساتھی مرزا غلام احمد کا پوتا مرزا بشیر احمد کا بیٹا مرزا مظفر احمد (ایم ایم احمد) تھا۔ اس نے معاون اور مشیر کی حیثیت سے پاکستان کو دولخت کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

مجھے یاد ہے کہ خان عبدالولی خان، اس کا کردار آج بھی زندہ ہے جس کو آج یاد نہیں کہ میں نے قادیانیوں کو کافر قرار دینے پر دستخط کئے تھے۔ میں اس وقت اس بحث میں نہیں جاتا عرض یہ کرتا ہوں کہ خان عبدالولی خان اور دوسرے لیڈر یہ کہتے ہیں کہ ہم یحییٰ خان کے ساتھ تین دن تک مذاکرات کی کوشش کرتے رہے کہ یحییٰ ہمیں ملاقات کا موقع دے۔ یحییٰ خان نے کہا کہ جب تک فرانس سے ایم ایم احمد واپس نہیں آتا میں مذاکرات کرنے کے لیے تیار نہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ غلط بیانی اور افسانہ نہیں۔

حضرات محترم! آپ کو یاد ہوگا کہ مشرقی پاکستان کے لیڈر جن میں کچھ اب بھی موجود ہیں نے صاف اعلان کیا تھا کہ پاکستان کو توڑنے کی سازش ہو رہی ہے اور ایوان صدر میں بیٹھا مرزا کا پوتا ایم ایم احمد یہ سازش کر رہا ہے۔ یہ ہے قادیانیوں کا سیاسی کردار۔

حضرات محترم! یہ لوگ آج کیا کر رہے ہیں۔ آج عالم اسلام کے بارے میں سامراجی طاقتیں امریکہ اور روس دونوں ہی اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ دونوں بے ایمان ہیں۔ روس کی گولی سے افغانستان کے مسلمانوں کا سینہ چھلنی کر رہا ہے اور امریکہ کی گولیوں سے فلسطین کے مسلمانوں کا سینہ چھلنی ہو رہا ہے۔ امریکہ ہو یا روس، برطانیہ ہو یا فرانس۔ دونوں کو عالم اسلام سے دو باتوں کا خطرہ ہے۔ ان دونوں باتوں سے ان کی راتوں کی نیندیں حرام ہو چکی ہیں۔ میں آپ کو حقائق کی دنیا میں لاتا ہوں توجہ فرمائیں۔ امریکہ کا سابق صدر رچرڈ نکسن اس نے ایک مقالہ لکھا جو نیوز ویک میں شائع ہوا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ عالم اسلام میں جو دینی بیداری کی لہر اٹھی ہے یہ پاکستان میں جو شریعت کی باتیں ہو رہی ہیں۔ سوڈان میں اسلامی نظام کی بات ہو رہی ہے۔ ملائشیا میں قانون اسلام کی باتیں ہو رہی ہیں یہ عالم اسلام میں دینی بیداری کی تحریکیں مسٹر نکسن کا کہنا ہے کہ امریکہ اور روس دونوں کے لیے ایک مشترکہ مسئلہ ہے جس کے لیے دونوں کو ایک محاذ پر کام کرنا ہے۔ اس لیے اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مل کر بیٹھنا ہے تاکہ عالم اسلام کی بیداری کو ختم کیا جا سکے۔ یہ ہے پہلا خطرہ کہ عالم اسلام میں دینی بیداری کی تحریک

دوسرا خطرہ یہ ہے کہ آج مسلمانوں کے پاس ٹیکنالوجی کی قوت نہیں ہے۔ سائنس کی قوت نہیں ہے۔ مسلمان حکومتیں آپس میں صلاح مشورہ کے بعد کوشش کر رہی ہے کہ مل جل کر ایٹم بنائیں اور ایک طاقت بن کر ابھریں۔ امریکہ اور روس کو اس سے خطرہ ہے کہ کہیں یہ ایک دیتنا قوت نہ بن جائیں۔

دوسترا امریکہ بنا سکتا، روس بنا سکتا ہے۔ چین بنا سکتا ہے۔ ہندوستان بنا سکتا ہے تو پھر مسلمانوں کو ایٹم بنانے سے کیوں روکا جا رہا ہے کیوں انہیں طنز و تشنیع کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ان کی قوت ختم کرنے کی کیوں کوشش کی جاتی ہے۔ سو آج کی سامراجی قوتیں اس بات سے خوفزدہ ہیں کہ کہیں مسلمان سائنسی قوت حاصل نہ کر لیں۔

میں چیلنج کے ساتھ کہتا ہوں کہ مسلمانوں کے ان دونوں محاذ کے مقابلے کے لیے امریکہ اور روس سمجھوتہ کر چکے ہیں کہ عالم اسلام میں نہ دینی بیداری کی لہر اٹھنے دیں گے نہ انہیں ایک قوت بننے دیں گے۔ اور دونوں محاذوں پر قادیانی مسلمانوں کے خلاف ان کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں۔ ایک کامیاب مہرے کے طور پر سامراجی قوتوں کا کردار ادا کرنے کی کوشش میں ہے

مرزائی لاریب غیر مسلم ہیں

✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱ تحریر: خلیل الرحمٰن قادری راولپنڈی ✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی مزعومہ ماموریت کی مسلمانوں میں تبلیغ کر کے امت محمدیہ میں بالاتفاق انتشار در تفرقہ پیدا کر دیا اور مسلمانوں کو گمراہ کیا۔ یہ ایک ایسا قبیح فعل اس سے سرزد ہوا ہے جس کے متعلق روز آخرت میں ضرور بالضرور جوابدہ ہوگا۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کی ایک مزعومہ وحی جس سے مخصوص دلائل کے ساتھ یہ بات ثابت کی جاتی ہے کہ اس کی مزعومہ ماموریت نہ تو اسلام کے فروغ کے لیے تھی اور نہ ہی مسلمانوں کی اصلاح کے لیے بلکہ کسی غیر مسلم قوم کے لیے تھی مرزا صاحب نے اپنی تصنیف "حقیقۃ الوحی" کے صفحہ پہ اپنا الہام یوں لکھا ہے "اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ" اور اس کے معنی یوں لکھے ہیں "خدا نے تجھے قرآن سکھایا یعنی اس کے صحیح معنی مجھ پر ظاہر کیے۔ تاکہ تو ان لوگوں کو ڈرائے جن کے باپ دادا ڈرائے نہیں گئے۔"

مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا مزعومہ وحی قرآن حکیم کی دو آیات سے ٹکڑے لیکر بنائی گئی ہے۔ وانتنزیل العزیز الرحیم ؕ لتنذر قوما ما انذر اباؤھم فھم غفلون (یٰس ۶) یہ مکی سورت ہے اس میں قوم سے مراد کفار مکہ ہیں (۲) الرحمٰن

ضروری اعلان

ہیڈرسفیلڈ میں انٹرنیشنل ختم نبوت اور رد قادیانیت پر لٹریچر مولانا فاروق احمد جالندھری مسجد بلال یوز ہل روڈ ہڈرسفیلڈ سے حاصل کریں۔

علم القرآن ○ (رحمٰن ۱، ۲) یہ مدنی سورت ہے یقیناً اس کا نزول سورت نمل کے بعد ہوا ہے مطلب یہ ہے کہ لوگوں (کفار مکہ) کو ڈرانے کا حکم پہلے نازل ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کفار مکہ کے پاس ڈرانے والا بخاطب اللہ نہیں بھیجا گیا تھا جس کی تصدیق القصص کی آیات ۴۶، ۴۷ سے بالکل وضاحت کے ساتھ اور مدلل طریقے پر ہو جاتی ہے۔ اور کسی شک و شبہ اور تاویل کی گنجائش باقی نہیں رہتی ہے۔ وما كنت بجانب الطور إذ نادينا ولكن رحمة من ربك لتنذر قوما ما أتاهم من نذير من قبلك لعلهم يتذكرون ولولا أن تصيبهم مصيبة بما قدمت أيديهم فيقولوا ربنا لولا أرسلت إلينا رسولا فنتبع آياتك ونكون من المؤمنين۔

○ اس آیت مبارکہ سے واضح طور پر ثابت ہو گیا۔ کہ کفار مکہ کے پاس صرف آں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ڈرانے کے لیے مبعوث کیے گئے تھے۔ اور جیسا کہ قرآن حکیم احادیث صحیحہ متواترہ اور اجماع اُمت سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تمام بنی نوع آدم کیلئے ہوئی تھی۔ تو پھر کیا مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا مزعومہ وحی اللہ عزوجل پر افترا نہیں ہے اور کیا مرزا قادیانی اس مزعومہ وحی کے انکشاف اور عوام میں مشتہر کرکے مفتری علیم نہیں؟ صاف ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی پر کوئی وحی الٰہی نازل نہیں ہوئی تھی بلکہ تمام تر اس کے دماغ کی اختراع تھی۔

پھر اگر بافرض محال (نعوذ باللہ) یہ مان بھی لیا جائے کہ بقول مرزا قادیانی اس کی طرف اس مضمون کی وحی آئی تھی تو وہ اپنے متن اور معنی کی رو سے نہ تو اسلام کے فروغ کے لیے تھی نہ مسلمانوں کی اصلاح کے لیے تھی نہ ہو سکتی تھی بلکہ وہ کسی ایسی قوم کے لیے ہو سکتی تھی جس کے باپ دادا اُس وقت تک ڈرائے نہیں گئے تھے۔ اور یقیناً کوئی غیر مسلم قوم ہی ہو سکتی تھی کیونکہ مسلمانوں کے لیے چودہ سو برس قبل ایک عظیم الشان اور عالی مرتبت ڈرانے والے آ چکے تھے۔ مرزا قادیانی کو اپنی اس مزعومہ وحی کی تعمیل میں کسی غیر مسلم قوم کی تلاش کرنا ضروری تھا نہ کہ اس کے خلاف مسلمانوں میں تبلیغ کرکے انتشار پھیلانا، تفرقہ پیدا کرنا اور ان کو گمراہ کرنا تھا۔ جیسا کہ اس نے اپنے قول و فعل سے کیا۔ اور اس کے متبع ابھی تک کر رہے ہیں جب کہ یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ گئی کہ مرزا کی مزعومہ ماموریت بزعم خود غیر مسلموں کے لیے تھی لہذا جن مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو کسی بھی حیثیت سے قبول کیا ہے۔ اور اب تک کر رہے ہیں وہ سب کے سب لازمی طور پر فعل ارتداد کے مرتکب ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے اور غیر مسلم بن گئے ہیں۔ اب وہ تمام انعامات محمدیہ سے یکسر محروم ہو گئے ہیں۔ اور ان کو اپنے آپ کو مسلمان کہنے اور کہلوانے کا کوئی حق باقی نہیں رہا ہے۔ اور نہ ہی ان کو کسی ایک بھی اسلامی شعار اپنانے کا کوئی حق رہا ہے، فاعتبروا یا اولی الابصار

آخر میں گزارش ہے ہر مرزائی کے لیے یہی بہتر طریقہ ہے کہ وہ اپنی تمام تر کوتاہیوں اور گمراہیوں سے صدق دل سے تائب ہو کر پھر سے سچے اور صحیح اسلام میں داخل ہو جائے کہ عاقبت بخیر ہوں ورگرنہ خسران ہی خسران ہے بلکہ خسران عظیم۔ وما علینا الا البلاغ

بقیہ : گستاخ رسول

"تم اس وقت تک عفو و درگذر سے کام لو جب کہ اللہ کوئی حکم بھیج دے" (البقرہ: ۱۰۹) یہ آیت یہودیوں کے بارے میں ہے۔ اور اس کی تشریح میں مفسرین لکھتے ہیں کہ مسلمانو! تم فی الحال تو خاموشی سے کام لیتے رہو۔ جب نالائقوں کے بارے میں حکم آ جائے تو پھر مناسب کارروائی کرنا۔ جو قتل کرنے کے لائق ہو اُسے قتل کرنا، جو دیس سے نکال دینے کے قابل ہو اُسے نکال دینا وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ یہودیوں کے ساتھ بعد میں یہ کارروائیاں ہوئیں۔ یہی شریعت کا دائمی اور ابدی حکم قرار پایا جو عہد رسالت میں عمل ہوا اور یہی بعد میں خلافت راشدہ یا بعد میں اسلامی حکومتوں میں زیر عمل رہا۔

بقیہ : قبول اسلام

کی تلقین کرتے تھے اور میں محسوس کرتا تھا کہ خدا کی اتنی بڑی زمین پر صرف میں مسلمان ہوں۔

پاگل خانے سے رہائی کے پندرہ دن بعد یکم جون کو رمضان شروع ہو رہا تھا۔ اور میں اتنا کمزور تھا کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں دیکھ پاتا تھا۔ اس لیے میں نے خدا سے دعا کی کہ وہ مجھے اس کی ہمت بھی دے اور اس کے اسباب بھی مہیا فرمائے یہ میری اس نئی زندگی کا تیسرا رمضان تھا اور پھر جب خدا نے میرے ذہن میں ڈالا تو میں قریبی مسلم آبادی میں چلا گیا۔ ایک گاؤں میں نماز عصر کی ادائیگی کے بعد میں نے امام مسجد سے مختصراً اپنی ساری داستان سنا دی اور درخواست کی وہ مجھے رمضان المبارک میں اپنے ہاں اعتکاف کی اجازت دیں چونکہ وہ مجھے جانتے تھے۔ اس لیے انہوں نے انکار نہیں کیا اور میں نے پورا رمضان وہاں گذارا۔ امام صاحب نے میری خورد و نوش اور دیگر ضروریات کا پورا رمضان خیال رکھا اور پھر عید الفطر بھی میں نے وہاں ہجرت کی حالت میں گزاری عید کے بعد جولائی کا مہینہ جو اسلامی مہینوں کے مطابق شوال بنتا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ حکومت ہند مجھے اپنی تعلیم جاری رکھنے کی اجازت نہیں دے گی۔ اس لیے میں نے اسلامی علوم سیکھنے کا ارادہ کر لیا اور دنیا کے اس مشہور دار العلوم یعنی دار العلوم دیوبند میں آکر ابتدائی دینیات میں داخلہ لے لیا۔ یہاں میں قرآن عربی الفاظ اور تجوید کے ساتھ سیکھا۔ نیز اردو رسم الخط اور دین کے بنیادی عقائد و مسائل سیکھے۔ میں یہاں اپنی دینی تعلیم مکمل کر لینا چاہتا ہوں مگر مجھے ڈر ہے کہ متعصب ہندو مجھے یہاں بھی آرام سے نہیں چھوڑیں گے اور میری تعلیم ادھوری رہ جائے گی اس لیے میں نے عرب اور دیگر اسلامی ممالک کے سربراہوں کے نام خطوط ارسال کر دیتے ہیں۔ جن میں ان سے درخواست کی ہے کہ وہ مجھے اپنے ہاں کی اسلامی یونیورسٹیوں میں داخلہ دیں۔ اور یہ بھی میری اپنے دین کی حفاظت کے لیے ایک قسم کی ہجرت ہو گی۔

یہ عجیب بات ہے کہ اکثر دوست مجھے چھپے رہنے کی تلقین کرتے ہیں کہ اس طرح میں محفوظ ہوں گا۔ مگر میں کتنا

ہوں کہ جب ایک دین حق ہے۔ اور وہ تمام دنیا کی رہنمائی کے لیے بھیجا گیا ہے اور اس کے مقابلہ میں تمام دنیا کی رہنمائی کے لیے بھیجا گیا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں تمام ملل و ادیان باطل ہیں تو پھر کیونکر میں چھپا رہ سکتا ہوں۔ میں پوری دنیا کے سامنے اس کا اعلان کروں گا اور فسق ظالم کے ظلم یا کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں دبوں گا اور اس لیے میں نے اپنے اسلامی نام کے ساتھ اپنے پرانے ہندو نام کا ایک جزو باقی رکھا ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہ ہندو مسلمان ہوا ہے۔

آخر میں جب نورالدین نے انگڑائی لی تو میں نے محسوس کر لیا کہ بات کسی حد تک ختم ہو گئی ہے۔ تب میں نے اپنے سوالات شروع کیے سب سے پہلے میں نے پوچھا کہ آپ کے بیان سے ظاہر ہے کہ آپ نے گذشتہ زندگی بڑے آرام کی گذاری ہے پھر اس طرح سختیوں سے نمٹنے میں آپ کیسے کامیاب ہوئے؟

اس کے جواب میں نورالدین نے ہنس کر بتایا کہ یہ انسان کے بس کی بات نہیں۔ یہ تو اس کریم کا کام ہے کہ وہ انسان کو افکار شیطانی سے برآمد کر کے اپنی طرف بلائے اور پھر استقامت نصیب فرمائے تاہم یہ بات میرے مشاہدہ میں آئی اور بعض اوقات شدت سے محسوس کی کہ کوئی غیبی طاقت میری راہنمائی کر رہی ہے۔ اور یہی بات میرے یقین کی پختگی کے لیے مضبوط راہ ثابت ہوئی نیز یہ کہ مشقتیں تو مجھ پر بے شمار آئیں مگر ان میں ایک خاص قسم کا لطف اور سکون و اطمینان میں نے محسوس کیا اپنی وجوہ کی بنیاد پر میں کبھی نہیں گھبرایا اور میرے پائے ثبات کبھی ڈگمگائے نہیں۔

اسلام کو آپ نے کیا پایا یہ تو معلوم ہو گیا مگر یہ بھی بتائیں کہ مسلمانوں کو آپ نے کیسے پایا؟ اس بات کے جواب میں نورالدین نے بتایا کہ مسلمان الحمد للہ اب بھی دنیا کے تمام مذاہب والوں سے اچھے ہیں۔ تاہم جس طرح میں نے قرآن کا مطالعہ کیا تھا اور میں نے اسلام پڑھا تھا مسلمانوں کو عملاً اس طرح نہیں پایا جس پر مجھے افسوس ہوا۔ کاش مسلمان اپنے مقام کو پہچان لیں۔ اور دنیا کے حرص و لالچ کو ٹھکرا کر اپنے محبوب دین کی طرف توجہ دیں۔ عمل میں ہم واقعی کمزور ہیں۔ یہی بات ہر مسلم محسوس کرتا ہے آپ نے بھی بجا طور پر محسوس کیا۔ اچھا یہ بتائیں کہ مسلمانوں کے نام آپ کوئی پیغام دینا چاہتے ہیں؟

"ضرور" اس نے پُرجوش اور تاکیدی لہجہ میں کہا، دنیا کے تمام مسلمانوں کے نام میرا یہ پیغام ہے کہ وہ خدا اور اس کے سچے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے احکامات و طریقوں پر سختی سے عمل کریں یہی کامیابی کا راستہ ہے اور تمام مسائل اور مشکلات کا حل ہے نیز یہ کہ دین کی دعوت کے مقدس وظیفہ کو لے کر پوری دنیا میں پھیل جائیں اور پیار و محبت اور دلائل کے ساتھ ہر فرد کو اسلام اور اس کی خوبیاں سمجھائیں۔ آج کل پوری دنیا سمجھدار اور تعلیم یافتہ ہے اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آج کہیں بھی ایٹم بم اور تلوار کی ضرورت نہیں پڑے گی، جو لوگ اسلام دشمن ہیں۔ وہ ناواقفی کی وجہ سے ہیں۔ حقیقت کھلنے پر سب اسلام کے شیدائی بن جائیں گے مگر اس کام کے لیے مسلمانوں کو قربانی دینی پڑے گی جس کے لیے وہ آگے بڑھیں اور کام کریں

(بشکریہ ماہنامہ النصیحۃ چارسدہ)

بقیہ: وفد وزیراعظم سے ملاقات

نے کی۔ وفد نے مولانا محمد سلیم، مولانا عبدالرحمن، مولانا عبدالشکور اور مولانا محمد رفیق شامل تھے۔ وزیراعظم سے مندرجہ ذیل امور پر گفتگو ہوئی۔ منزل گاہ واقعہ کے قادیانی مجرموں کو فوراً پھانسی دی جائے۔ کہ ان کی سزائے موت کی توثیق ہو چکی ہے۔ مولانا اسلم قریشی اغوا کیس کا مسئلہ فوراً حل کیا جائے۔ ان ہر دو معاملات پر وزیراعظم نے معزز اراکین وفد کو مکمل یقین دہانی کرائی کہ ان شاء اللہ دونوں کام ہوں گے۔ وزیراعظم نے جمعہ کی نماز جامع مسجد سکھر میں ادا کی ان کے ہمراہ وفاقی و صوبائی وزراء بھی تھے۔ جامع مسجد کے قائم مقام خطیب جناب مولانا قاری اسلام الدین نے نماز جمعہ کی خطابت کے فرائض انجام دیتے ہوئے فرمایا کہ مقدمہ منزل گاہ کے قادیانی مجرموں کو فی الفور پھانسی دی جائے۔ اور مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کنندگان کو فوراً تختہ دار پر لٹکایا جائے جناب وزیراعظم نے جامع مسجد کے عظیم الشان اجتماع میں وعدہ فرمایا کہ ہم دونوں معاملات پر جلد از جلد عمل کریں گے

بقیہ: اخلاقی چیلنج

جن پر کلمہ طیبہ" میں آنحضور کے نام کی بجائے مرزا غلام احمد کا نام درج کیا گیا ہے:

اس کے بعد مراسلہ نگار حضرات نے لکھا ہے کہ

"اگر وہ ایسی ایک تصویر بھی کسی احمدیہ عبادتگاہ کی اخبارات میں شائع کرا دیں جس پر آنحضورؐ کی بجائے مرزا غلام احمد کا نام درج ہو تو

ہم مولانا صاحب کی خدمت میں مبلغ تیس ہزار روپیہ کا نقد انعام بھی پیش کر سکیں گے"

(لاہور صہ ۲، ۳۰ اگست ۱۹۸۶ء)

اس کا جواب تو مولانا محمد اجمل خان صاحب ہی دے سکتے ہیں کہ وہ کس کے خرچ پر لندن گئے ہیں تاہم جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ میں مرزا قادیانی کا نام لکھا ہے۔ اور وہ ایک ایسی تصویر پیش کریں تو ہم قادیانی مراسلہ نگاروں کی خدمت میں ایک مرزائی کی تصویر پیش کر رہے ہیں جس پر لکھا ہوا ہے۔

"لا الٰہ الا اللہ احمد رسول اللہ"

اصل رسالہ جس کی یہ تصویر چھپی ہے۔ ہمارے پاس محفوظ ہے جو دیکھا جا سکتا ہے۔ قادیانی حضرات بتائیں کہ وہ تیس ہزار روپیہ کب ارسال کر رہے ہیں۔ ورنہ انہیں اسکے لیے عدالت کا دروازہ نہ کھٹکھٹانا پڑے

بقیہ: اداریہ

لاہور کے علاوہ ماناوالا ضلع شیخوپورہ، خیرپور ٹامیوالی، مخدوم پور پہوڑاں، کبیروالا، لیہ، ڈیرہ اسمٰعیل خان میں بھی فسادات ہوئے ہیں۔ ہمیں صرف لیہ اور ڈیرہ کی رپورٹیں ملی ہیں۔ جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ دونوں مقامات پر انتظامیہ کی غلطی سے فسادات ہوئے۔ ڈیرہ میں ایک غیر قانونی جلوس نکلوایا گیا اور لیہ کے افسران کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ متعصب فرقہ پرست اور جانبدار ہیں انہوں نے وہاں پہلے سے ایسے حالات پیدا کر دیے تھے جس سے فساد کی بنیاد پڑ گئی اور بالآخر قیمتی جانوں کا نقصان ہوا۔

لٹریچر کی اشاعت میں حصہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے —— مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے۔

اَلحَمدُ لِلّٰہ —— ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سارا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے۔

لہذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں۔

رقوم بھیجنے کے لئے

عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ۔ ملتان فون —— 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش۔ کراچی ۳، پاکستان۔ فون —— ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲

(۲) الائیڈ بنک آف پاکستان، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3221

نذرانۂ نعت

موت کی راہ میں ہر سمت اُجالا دیکھوں
نزع کے وقت میں سرکارؐ کا چہرہ دیکھوں

سوتوں میں شہر میں اپنے تو مدینے میں اٹھوں
کوئی دن اے مرے اللہ میں ایسا دیکھوں

اتنی بینائی مجھے اے مرے مالک دیدے
بند آنکھوں سے بھی سرکار کا جلوہ دیکھوں

متحد عالمِ اسلام خدایا ہو جائے
فیض، تعلیمِ محمدؐ کا میں اتنا دیکھوں

آج کے دور کی پستی کا خیال آتے ہی
چاہتا ہے مرا دل، گنبدِ خضرا دیکھوں

میرا ہر دن نہ بھلا چین سے گزرے نازشؔ
روضۂ پاک کا میں صبح کو منظر دیکھوں

نازشؔ رضوی